دسمبر/2025

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

(سورۃ الاعراف:۳۲)

کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس شمارہ میں خاص

1: عبادات اور دعاؤں کی اہمیت 2: جلسہ سالانہ: الٰہی نشان اور روحانی اجتماع 3: اسلام امن اور بھائی چارے کی تعلیم دینے والا مذہب

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے دورہ کشمیر کی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ کیرالہ کی طرف سے پروگرام Trekking against Drugs کاانعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کرناٹک کے اراکین OLD AGE HOME میں پھل تقسیم کرتے ہوئے

شعبہ مال مجلس خدام الاحمدیہ کنور کیرالہ کی طرف سے Budget Excellence Workshop کاانعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ میلاپالم کیرالہ نے خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز درس وتدریس اور حضور کو خط لکھ کر کیا

ماہنامہ

از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

دسمبر 2025ء

جمادی الثانی، رجب 47/1446 ہجری قمری

فتح 1404 ہجری شمسی

نگران

نیاز احمد نائک

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

نیاز احمد نائک

نائب ایڈیٹر

فواد احمد ناصر، احسان علی اوکے

مصور احمد مسرور

مینیجر

مدثر احمد گنائی

مجلس ادارت

بلال احمد آہنگر، مرشد احمد ڈار،

سید گلستان عارف

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 220 روپیہ، بیرون ملک :: 50 1 $

قیمت فی پرچہ: 20 روپیہ

فہرست مضامین

اداریہ 2

قرآن کریم / انفاخ النبی ﷺ 3

کلام الامام المہدیؑ / امام وقت کی آواز 4

خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 23/ مئی 2025ء 5

عبادات اور دعاؤں کی اہمیت 8

جلسہ سالانہ: الٰہی نشان اور روحانی اجتماع 11

اسلام امن اور بھائی چارے کی تعلیم دینے والا مذہب 13

گوشۂ ادب 16

بنیادی مسائل کے جوابات 17

فتاویٰ حضرت مصلح موعودؓ 19

Diary Dose 20

بزم اطفال 23

ملکی رپورٹس 24

Health & Fitness 26

سائنس کی دنیا 27

Morality and Faith-Understanding Link between God and Goodness 29

Islam and Gender Equality Context,Justice and Responsibility 31

The Crisis of Loneliness in the Modern World 33

Summary of the Friday Sermon 40

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

ماحول کا بحران
COP30 اور اسلامی رہنمائی کی روشنی میں

گزشتہ ماہ، ماہ نومبر میں ہونے والی عالمی ماحولیاتی کانفرنس COP30 ایک بار پھر اس حقیقت کو نمایاں کرگئی کہ زمین کا بڑھتا ہوا درجہ حرارت محض سائنسی مباحثے کا موضوع نہیں بلکہ پوری انسانیت کے مستقبل سے جڑا ہوا سب سے بڑا بحران ہے۔ دنیا بھر کے درجنوں ممالک، ماہرینِ ماحولیات اور بین الاقوامی ادارے اس اجلاس میں شریک ہوئے۔

مذکورہ کانفرنس میں چند مثبت پیش رفتیں سامنے آئیں—مثلاً موسمیاتی موافقت کے لئے مالی امداد کو تین گنا بڑھا کر ۲۰۳۵ء تک سالانہ ۱۲۰ ارب ڈالر کرنے کا اعلان اور ’’جسٹس ٹرانزیشن میکنزم‘‘ کا قیام جس کا مقصد غریب اور ترقی پذیر ممالک کو صاف توانائی کی طرف منتقلی میں سہارا دینا ہے وغیرہ۔

موسمیاتی ماہرین بارہا خبردار کر چکے ہیں کہ زمین کا موجودہ درجۂ حرارت حتیٰ کہ معمولی سے اضافے کے بھی ناقابلِ تلافی نتائج ہوں گے۔ بڑھتی ہوئی ہیٹ ویوز، بارشوں کی بے قاعدگی، بگڑتے ہوئے ماحولیاتی نظام (eco-systems)، خوراک کے ممکنہ بحران، پانی کی کمی، نقل مکانی کی نئی لہریں وغیرہ وغیرہ خطرات سب کے سب اس حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں کہ ماحول کا بحران اب ایک عالمی انسانی مسئلہ بن چکا ہے۔

اسلام انسان کو زمین کا امین قرار دیتا ہے، مالک نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اُسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

اسی طرح ایک اور فرمان ہے:

’’کھاؤ اور پیو مگر حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘ (اعراف: ۳۲)

پھر قرآن کریم سورۃ الروم میں فرماتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ

’’خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے اس کے سبب جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا۔ (الروم: ۴۲)

علماء کے مطابق اس آیت کی ایک واضح تفسیر ماحولیاتی آلودگی بھی ہے، جو انسانی ہاتھوں کی لگائی ہوئی آگ ہے—فیکٹریوں کا دھواں، کیمیکل اور نیوکلیائی فضلہ، ٹریفک کا شور، سمندری آلودگی، اوزون کی تہہ کا بگاڑ، اور بے قابو صنعتیں اس پیشگوئی کی عملی تصویریں ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ماحول کی حفاظت کو ایمان کے ساتھ جوڑا۔ آپؐ نے فرمایا:

’’صفائی نصف ایمان ہے۔‘‘ (صحیح مسلم، کتاب الطہارت، حدیث ۲۲۳) اور ’’پانی ضائع نہ کرو اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر کے کنارے ہو۔‘‘ (سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارت وسننہا، حدیث ۴۲۵) یہ وہ تعلیم ہے جو آج دنیا کی ہر ماحولیاتی پالیسی سے زیادہ جامع اور گہری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد خطابات اور ہدایات میں ماحول کے تحفظ، وسائل کے احتیاطی استعمال، ری سائیکلنگ اور روزمرہ کی سطح پر ذمہ دارانہ طرزِ زندگی اپنانے پر زور دیا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ نے خاص طور پر یہ واقفینِ نو کی منعقدہ مجلس مؤرخہ ۲۳ جنوری ۲۰۲۱ میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ہر احمدی سال میں کم از کم دو درخت لگائے—یہ نہ صرف انسانیت کی خدمت ہے بلکہ ماحول کے بحران کے مقابل ایک عملی جہاد بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم زمین کے سچے امین بن کر اس کی حفاظت کریں، اسلام کی عطا کردہ پاکیزہ تعلیمات پر عمل کریں، اور خلافت کی رہنمائی میں ماحول کے تحفظ کے اس جہاد میں اپنا عملی کردار ادا کریں۔ آمین۔

سلیق احمد نائک

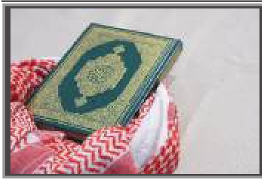

اَلْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (سورۃ الفاتحہ آیت نمبر 7)

ترجمہ: ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے جن پر نہ تو تیرا (بعد) میں غضب نازل ہوا (ہے) اور نہ وہ (بعد میں) گمراہ (ہو گئے) ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

اس آیت میں ایک بہت بڑی پیشگوئی ہے جو ہر سوچنے والے کے لئے ترقی ایمان کا موجب ہوسکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی ہے اس وقت یہود اور نصاریٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ تھے بلکہ کفار مکہ آپؐ کے مقابلہ پر تھے۔ یہود اور نصاریٰ کی تعداد مکہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہ تھی اور نہ ان کا حکومت میں کوئی دخل تھا پھر کیا وجہ ہے کہ اس سورۃ میں یہ نہیں سکھایا گیا کہ دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ تم کو پھر مشرک ہونے سے بچائے بلکہ یہ سکھایا گیا ہے کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کے طریق پر چلنے سے بچائے مشرکین کا ذکر چھوڑ کر یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ مشرکین مکہ کا مذہب ہمیشہ کے لئے تباہ ہوجائے گا اس لئے اس دعا کی ضرورت ہی نہیں کہ خدا مسلمانوں کو مشرکین مکہ سا ہونے سے بچائے لیکن یہود اور نصاریٰ کا مذہب قائم رہے گا اس لئے اس بارہ میں دعا کرنے کی ضرورت رہے گی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ میں شامل ہونے سے بچائے۔ (تفسیر کبیر جلد 1 صفحہ 46 ایڈیشن 2004ء)

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المومنین! جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس ہوتے تو کون سی دعا کثرت سے پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر یہ دعا کرتے تھے: یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ حضرت امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دعا کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا: اے امّ سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، وہ جس کو چاہے [ہدایت پر] ثابت قدم رکھے اور جس کو چاہے گمراہ کر دے۔

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث ۳۵۲۲)

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: [اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبۃ:۱۸)] اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

(ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ التوبۃ ۳۰۹۳ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۲۵۲)

کَلَامُ الْإِمَامِ الْمَهْدِیِّ علیہ السلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے۔ ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے۔ اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا پھر انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرادیا تاکہ ان کے گوشت کا کباب انکے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہوجائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا اُن کو جزائے خیر دے۔“ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 121-120 ایڈیشن 2022ء)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”پس مہمان نوازی بھی ایک اعلیٰ خلق ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ آخرت میں بھی دیتا ہے ویسے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی جو تم کرتے ہو اس کا اجر پاؤ گے۔ لیکن یہ نیکی ایسی ہے کہ جب خوش دلی سے کی جائے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کو کھینچنے والی بنتی ہے اور ایمان میں مضبوطی کا باعث بنتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی ایک تو مہمان نوازی کے جذبہ سے ہوتی تھی لیکن ایک یہ بھی مقصد ہوتا تھا کہ اگر کوئی کافر مہمان یا دوسرے کسی مذہب کا مہمان ہے تو وہ آپؐ کے اعلیٰ اخلاق اور مہمان نوازی دیکھ کر یہ سوچے کہ جس تعلیم کے یہ علمبردار ہیں، جس تعلیم کے یہ پھیلانے والے ہیں یہ اسی تعلیم کا اثر ہوگا کہ اتنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اور یوں اس مہمان کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور آپؐ یہ مہمان نوازی کرتے بھی اس لئے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف توجہ پیدا ہو تاکہ اس کی دنیا کے ساتھ ساتھ عاقبت سنور جائے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 17/ جولائی 2009ء)

خطبات وخطابات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳؍ مئی ۲۰۲۵ء بمطابق ۲۳؍ ہجرت ۱۴۰۴ ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبے میں مَیں نے ایک مسلمان کا ایک شخص کے سلام کہنے کے باوجود اسے قتل کرنے کا ذکر کیا تھا اور اس حوالے سے سورۃ النساء کی آیت پڑھی تھی جس میں ذکر ہے کہ اگر کوئی تمہیں سلام کہے تو یہ نہ کہو کہ وہ مومن نہیں۔ اس کی تفصیل میں یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس سے روکا بلکہ ایسا کرنے والے پر بہت غصّے کا اظہار بھی فرمایا اور اسے اپنی نظروں سے دُور کر دیا اور بعض روایات کے مطابق آپؐ نے اس کے خلاف دعا بھی کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت رنج تھا۔ اس مقتول کے قصاص کا معاملہ کیونکہ غزوہ حنین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تھا اس لئے اِس کی تفصیل وہاں بیان ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بڑا گھناؤنا جرم قرار دیا تھا، کاش! آج کل پاکستان کے نام نہاد ملاں، دین کے ٹھیکیدار انہیں بھی یہ بات سمجھ آجائے اور احمدیوں پر جو ظلم کر رہے ہیں اس سے باز آجائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ سکیں۔

اب غزوات کے ذکر کے ذیل میں غزوہ فتح مکّہ کا ذکر ہوگا جو رمضان ۸؍ ہجری میں ہوا۔

اسے فتح عظیم بھی کہتے ہیں۔ اس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہی دے دی تھی جس کے نتیجے میں جوق در جوق لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت مصلح موعودؓ آیت وَقُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ ... کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ یہ وہ آیت ہے جو ہجرت سے پہلے سورہ بنی اسرائیل میں آپؐ پر نازل ہوئی تھی، اور جس میں ہجرت اور پھر فتح مکّہ کی بشارت دی گئی تھی۔

سورۃ الفتح میں فتح مکّہ کی بشارت یوں بیان ہوئی ہے کہ لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡہِمۡ وَاَثَابَہُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا۔ (الفتح:۱۹) یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے نیچے تیری بیعت کر رہے تھے، وہ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں تھا، پس اُس نے ان پر سکینت اتاری اور ایک فتح عطا کی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّے سے ہجرت کی، اللہ تعالیٰ نے اُسی روز آپؐ کو فتح مکّہ کی بشارت دے دی تھی۔ چنانچہ ہجرت کے دوران اس آیت کے نازل ہونے کا بھی ذکر ملتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ (القصص:۸۶) یقیناً وہ جس نے تجھ پر قرآن کو فرض کیا ہے ایک روز ضرور تجھے واپس آنے کی جگہ واپس لے آئے گا۔ امام فخر الدین رازی کہتے ہیں اس جگہ واپس آنے کی جگہ سے مراد مکّہ ہے۔

سورۃ البقرۃ کی ایک آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِنۡ حَیۡثُ خَرَجۡتَ فَوَلِّ وَجۡہَکَ شَطۡرَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ تم جہاں سے بھی نکلو، یا جس جگہ سے بھی نکلو تمہارا مقصد یہ

ہونا چاہیئے کہ ہم نے مکّہ فتح کرنا ہے۔ پھر خروج کے معنی لشکر کشی کے بھی ہوتے ہیں، اس طرح آیت کے معنی یہ ہوئے کہ تم جہاں بھی لشکر کشی کرو، کسی جگہ بھی لڑائی کے لئے جاؤ… تمہارا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ تمہارا یہ خروج فتح مکّہ کی بنیاد رکھنے والا ہو۔

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ (اے مسلمانو!) تمہارا ایک ہی مقصد ہونا چاہیئے کہ تم نے خانہ کعبہ کو فتح کر کے اسے اسلام کا مرکز بنانا ہے، کیونکہ جب تک مکّے میں اسلام پھیل نہیں جاتا، جب تک مکّہ مسلمانوں کے ماتحت نہیں آجاتا، اس وقت تک باقی تمام عرب مسلمان نہیں ہوسکتا، یہ پروگرام تھا جو مسلمانوں کا مقرر کیا گیا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ پروگرام مسلمانوں کی طاقت سے بہت بالا تھا۔

خطبے کے دوسرے حصّے میں حضورِ انور نے ایک شہید کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت مَیں ایک شہید کا ذکر کروں گا اور نمازِ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ ذکر مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب آف سرگودھا ابن مکرم شیخ مبشر احمد صاحب دہلوی کا ہے، جنہیں ایک معاندِ احمدیت نے ۱۶ مئی کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وقوعے کے روز ڈاکٹر صاحب نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی فیملی کے ہمراہ فاطمہ ہسپتال سرگودھا جہاں وہ پریکٹس کرتے تھے، پہنچے تو راہ داری میں ایک شخص جو وہاں پہلے سے موجود تھا، اس نے شاپنگ بیگ سے پستول نکالا اور پشت سے آپ پر فائرنگ کر دی۔ انہیں دو گولیاں لگیں جو آر پار ہوگئیں، انہیں فوری طور پر سول ہسپتال لے جایا گیا لیکن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ڈاکٹر صاحب شہید ہوگئے۔ وقوعے کے بعد حملہ آور اسلحہ لہراتے ہوئے اپنے ساتھی کے ساتھ وہاں سے فرار ہوگیا۔ شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر ۵۹/ سال تھی۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم بابو اعجاز حسین صاحب کے بھائی حضرت سرفراز حسین صاحب دہلویؓ کے ذریعے سے ہوا تھا، جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کی تھی۔ بعد میں شہید مرحوم کے پڑدادا مکرم بابو اعجاز حسین صاحب نے اپنے بھائی کی وساطت سے بیعت کر لی۔ شہید مرحوم کے پڑدادا مکرم بابو اعجاز حسین صاحب دہلوی اور دادا مکرم بابو نذیر احمد صاحب دونوں کو یکے بعد دیگرے بحیثیت امیر جماعت احمدیہ دہلی خدمت کی توفیق ملی۔

شہید مرحوم نے ایف سی کالج لاہور سے ایف ایس سی کی، پھر راولپنڈی میڈیکل کالج سے ۱۹۹۰ء میں ایم بی بی ایس کیا، اس کے بعد پنجاب سروس کمیشن کا امتحان پاس کیا اور چار سال سروسز ہسپتال اور جناح ہسپتال میں جاب کی۔ ۱۹۹۸ء میں رائل کالج آف فزیشنز یو کے کی ممبرشپ اور ۲۰۲۱ء میں فیلوشپ کا اعزاز ملا۔

شہید مرحوم ۲۰۰۱ء میں سرگودھا منتقل ہوئے، اس میں بھی انسانیت کی خدمت کا پہلو نمایاں تھا، آپ سرگودھا کے پہلے ماہر امراضِ جگر و معدہ تھے۔ سرگودھا میں ایک نجی ہسپتال جوائن کر لیا، جہاں اس کے مالک سے بہت اچھے تعلقات تھے، مگر اُس کا سیاسی پس منظر تھا، ۲۰۱۸ء میں اس نے قومی اسمبلی کے انتخاب میں حصّہ لینا تھا، اسے مولویوں نے دھمکیاں دیں تو اُس نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ ہسپتال چھوڑ دیں۔

۲۰۰۱ء میں سرگودھا منتقل ہونے کے بعد باقاعدگی سے فضلِ عمر ہسپتال میں بھی وزیٹنگ ڈاکٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی، کثیر تعداد میں مریض شفایاب ہو رہے تھے۔ دنیاوی علم کے ساتھ دینی علم بھی بہت تھا، قرآن کریم کی تفسیر، تذکرہ، روحانی خزائن، دیگر جماعتی کُتب اور اختلافی امور پر مشتمل کتب کا بھی وسیع مطالعہ تھا۔ شہید مرحوم کو نائب امیر ضلع سرگودھا کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی، میڈیکل ایسوسی ایشن کے قیام کے بعد سے اُس کے ممبر تھے، ۲۰۲۴ء سے ایسوسی ایشن کے نائب صدر رہے تھے، اسی طرح سرگودھا چیپٹر کے صدر تھے۔

گذشتہ تین سال سے انہیں کینسر کی تکلیف تھی، لیکن اس کے باوجود ہمیشہ اپنی بیماری پر دوسروں کی بیماری کو ترجیح دی اور ہر وقت خدمت کے لئے تیار رہتے تھے۔ مریضوں سے ہمدردی، محبت اور ضرورت مندوں کا مفت علاج آپ کا نمایاں وصف تھا۔ ضرورت مند مریضوں

کو مفت علاج کے علاوہ واپسی کا کرایہ بھی دے دیتے تھے، ان کے بعض ٹیسٹ مفت کرواتے اور ان کے پیسے دے دیتے۔

مالی لحاظ سے کمزور بچیوں کی شادیوں کے لئے کوشش کرتے، بڑی نمایاں مدد کرتے۔ ایک ضرورت مند کی مستقل مدد کیا کرتے تھے، جب اس نے ہر دوسرے دن آنا شروع کر دیا تو ایک روز جب اس نے زیادہ ضد کی ہو گی تو ڈاکٹر صاحب جو عموماً ناراض نہیں ہوتے تھے اُن کے منہ سے کوئی سخت بات نکل گئی۔ مگر طبیعت کی نرمی اور نیکی تھی کہ ساری رات بے چین رہے۔ اگلے روز اسے بلایا اور اس سے معذرت کی اور پھر اسے مالی مدد کے لئے کافی رقم دے دی۔ بزرگانِ سلسلہ سے عقیدت کا تعلق تھا ضرورت پڑنے پر خصوصی طور پر ربوہ جا کر مریضوں کا علاج کرتے۔

شہید مرحوم کی والدہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ کہتی ہیں کہ مرحوم، والدین کا بے حد احترام کرنے والے تھے، کوئی ایسی ضرورت نہیں تھی جو بغیر مطالبے کے پوری نہ کی ہو۔ بچپن سے بے شمار خوبیوں کے مالک تھے، اپنے کام سے کام رکھنے والے، خلافت سے بے انتہا عشق تھا، غریبوں اور مریضوں کا بہت خیال رکھتے، مالی معاملات اور لین دین کا پورا حساب رکھتے، خاندان کے سب افراد کو باہم جوڑ کر رکھا ہوا تھا۔

ان کی اہلیہ محترمہ امۃ النور صاحبہ کہتی ہیں کہ بچوں کو ہمیشہ نظامِ جماعت سے جوڑنے کی تلقین کرتے، خلافت سے والہانہ عقیدت تھی، خطبات باقاعدہ سنتے اور نکات ڈائری میں نوٹ کرتے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں بلکہ واقفینِ زندگی بھی پوائنٹس نوٹ نہیں کرتے۔

چندہ جات کی ادائیگی مثالی تھی، بوقتِ شہادت ان کا چندہ وصیت ۲۰۲۵ء تک حساب صاف تھا۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر بصیر کہتے ہیں کہ ہمیشہ ہمیں خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے۔ ان کی بیٹی صائمہ کہتی ہیں کہ بے حد شفیق باپ تھے، میری شادی پر مجھے ایک ہی نصیحت کی کہ بیٹا! اپنے سسرال جا کر ہمیشہ نظامِ جماعت سے منسلک رہنا۔ اگر کبھی کسی حوالے سے جماعتی خدمت کا اعزاز ملے تو کبھی انکار نہ کرنا۔

ایک بہو کہتی ہیں، توکل علی اللہ پر بہت زور دیتے تھے، جب بھی کسی معاملے میں راہنمائی کی درخواست کی تو بات دعا سے شروع کرتے اور دعا پر ہی ختم کرتے۔ ان کی بہن کہتی ہیں کہ جماعت کے مخالفانہ حالات کی وجہ سے بہت پریشان رہتے، راتوں کو اٹھ کر نفل پڑھنا، تہجد پڑھنا روز کا معمول تھا۔

امیر صاحب ضلع سرگودھا کہتے ہیں غریبوں کے مسیحا اور نافع الناس ہونے کے علاوہ عاجزی اور انکسار کا وصف نمایاں تھا۔ جماعتی عہدے داروں کا بہت احترام کرتے۔

وہاں کے مربی سلسلہ کہتے ہیں کہ ہمارا انتہائی محبوب، انسانیت کا خادم، رحمت وشفقت کا پیکر، لاکھوں افراد کا مسیحا، خلافت کا شیدائی، مجسم فرشتہ انسان ہم سے جُدا ہو گیا۔ شہید مرحوم درویش انسان تھے، زندگی کا ہر پہلو مثالی تھا۔ جب بھی کوئی عہدے دار یا واقفِ زندگی اُن کے پاس جاتا تو اٹھ کر کھڑے ہو جاتے۔

مخالفین نے ضلع بھر میں ان کے خلاف اشتہار بھی تقسیم کیے تھے، اسی طرح ٹارگٹ کیے جانے والے احمدیوں کی مخالفین نے فہرست بنائی تھی اور اُس میں ڈاکٹر صاحب کا نام سر فہرست تھا۔ ایک مولوی اکرم طوفانی نے اِن کے واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیا ہوا تھا، یہی نہیں بلکہ یہ فتویٰ تقسیم بھی کیا گیا تھا لیکن پھر بھی حکومت نے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان کرے کیونکہ ملک کو بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اب ان سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ یہ نام نہاد مذہبی لوگ جو مذہب کے نام پر دہشت گردی کر رہے ہیں یہ لوگ ملک کو تباہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہماری فریادیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف ہیں اور اس کا حق ادا کرنے کی طرف ہمیں پوری توجہ کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے، ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کی والدہ بڑی عمر کی ہیں اللہ تعالیٰ اُن کے غم کو ہلکا کرے، ان کی بیوی اور بچے اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

عبادات اور دعاؤں کی اہمیت

شمس الضحیٰ سرکار مربی سلسلہ

اسلام میں عبادت، ذکرِ الٰہی اور دعا نہ صرف روحانی پاکیزگی کا ذریعہ ہیں بلکہ انسان کے لئے خداتعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کا سب سے مضبوط، محفوظ اور براہِ راست راستہ ہیں۔ قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشاداتِ حضرت مسیح موعودؑ اس حقیقت کو نہایت واضح کرتے ہیں کہ دعا انسان کے اور خدا کے درمیان زندہ تعلق کا ثبوت ہے۔

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَیَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ءَ اِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ۔

(سورۃ النمل آیت ۶۳)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے: یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

پھر مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جن میں خداتعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خداتعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ…)

پھر ایک حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ’’میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کو زیادہ یاد کرو اور ذکر کی مثال ایسی سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ میں لگنے سے بچ گیا۔ اسی طرح بندہ شیطان سے نجات نہیں پا سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے‘‘۔

(جامع ترمذی)

تو دیکھیں یہ حدیث جہاں ہمیں یہ خوشخبری سنا رہی ہے کہ ذکر کرنے سے تم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ گے اور مضبوط قلعہ میں اپنے آپ کو محفوظ کرلو گے۔ جس طرح بہت سے لوگوں نے رمضان میں محسوس بھی کیا، اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ دعاؤں کے بعد ہمیں لگا کہ ہم ایک محفوظ حصار میں آگئے ہیں۔ تو وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ جب آپ نے اللہ تعالیٰ کی عبادات میں سستی دکھائی، اللہ کے ذکر سے لاپرواہی برتی، تو دشمن پھر حملہ کرے گا، شیطان پھر حملہ کرے گا۔ اس لئے اس قلعہ میں آپ کے لئے مسلسل دعاؤں اور عبادات کی ضرورت ہے۔ اب مسلسل دعائیں کرتے رہیں گے، عبادات کرتے رہیں گے تو پھر اس مضبوط قلعہ میں رہ سکتے ہیں۔ اللہ سے مدد مانگنے کی ضرورت ہے، اس میں کمزوری نہیں آنی چاہئے۔ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے، اس کا فضل مانگتے ہوئے، اب اس میں باقاعدگی قائم رہنی چاہئے جو رمضان میں ہم سب تجربہ کر چکے ہیں، اور اس سے لطف اٹھا چکے ہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے کہا: ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب میں دوں گا۔ اگر وہ برائی کرتا ہے تو اس کو اس برائی کے برابر سزا دوں گا یا اسے

بخش دوں گا۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے مَیں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے مَیں دو گز اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو مَیں اس کے پاس دوڑے ہوئے جاتا ہوں۔ اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو مَیں اس کے ساتھ اتنی ہی بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا اور اسے معاف کر دوں گا''۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الذکر والدعاء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ پھر جب کہ خدا تعالیٰ نے دعا کی قبولیت کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرائی ہے تو پھر کس طرح کوئی عقل اور حیا والا گمان کرسکتا ہے کہ دعا کرنے پر کوئی آثار صریحہ اجابت کے مترتب نہیں ہوتے اور محض ایک رسمی امر ہے جس میں کچھ بھی روحانیت نہیں۔ میرے خیال میں ہے کہ ایسی بے ادبی کوئی سچے ایمان والا ہر گز نہیں کرے گا جبکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صفت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد ۱۴ ایام الصلح صفحہ ۲۵۹، ۲۶۰)

پھر آپؑ نے فرمایا :

'' کلام الٰہی میں لفظ مُضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلا کے طور پر ضرر یافتہ ہوں، نہ سزا کے طور پر۔ لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختہ مشق ہوں، وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ قوم نوح اور قوم لوط اور قوم فرعون وغیرہ کی دعائیں اس اضطرار کے وقت میں قبول کی جاتیں مگر ایسا نہیں ہوا اور خدا کے ہاتھ نے اُن قوموں کو ہلاک کر دیا''۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸، دافع البلاء صفحہ ۲۳۱)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

''یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑے بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْءَ۔

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۱۶ مورخہ ۲؍مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

پھر فرمایا :

''دوسری شرط قبولیت دعا کے واسطے یہ ہے کہ جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو {أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ}۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مورخہ ۳۱؍اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۳)

اسلام کی اصل روح عبادت، ذکرِ الٰہی اور دعا میں سمائی ہوئی ہے۔ یہی اعمال انسان کو شیطان کے حملوں سے بچاتے ہیں، اس کی روح کو تازگی دیتے ہیں، دل میں نور اور سکون پیدا کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے قرب کی نعمت سے نوازتے ہیں۔ قرآن، احادیثِ نبویہ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات سب یہی سکھاتے ہیں کہ دعا اللہ کا زندہ معجزہ ہے، ذکر روح کی زندگی ہے، اور عبادت مومن کا مضبوط قلعہ ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ عبادت کو معمولی رسم نہ سمجھے بلکہ اسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنائے۔ جب دعا میں سچی تڑپ، ذکر میں مسلسل توجہ اور عبادت میں خشوع شامل ہو جائے تو انسان حقیقی روحانی کامیابی پا لیتا ہے۔

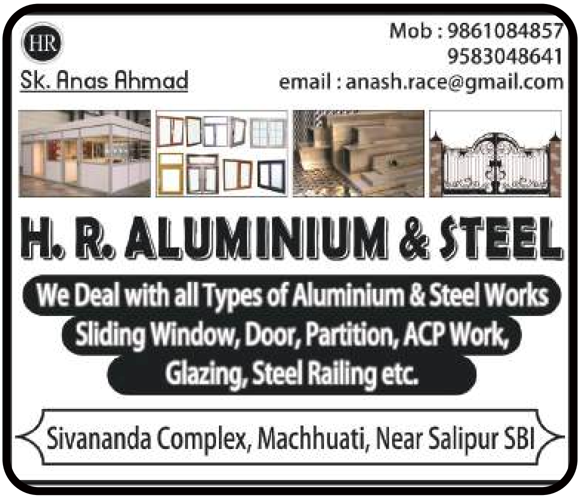
HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com
H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

NUSRAT
MOTORS RE-WINDING
Cell :9902222345
9448333381
Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding,
Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.
HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)
"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے
بہت صاف ہوجاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے
کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب
کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"
(کلام امام الزمان)

AHMAD FRUIT AGENCY
Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)
Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits
Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

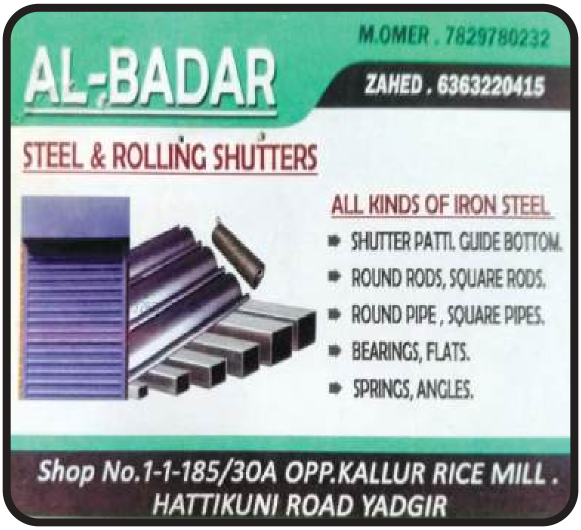
M.OMER . 7829780232
AL-BADAR
ZAHED . 6363220415
STEEL & ROLLING SHUTTERS
ALL KINDS OF IRON STEEL
SHUTTER PATTI. GUIDE BOTTOM.
ROUND RODS, SQUARE RODS.
ROUND PIPE , SQUARE PIPES.
BEARINGS, FLATS.
SPRINGS, ANGLES.
Shop No.1-1-185/30A OPP.KALLUR RICE MILL .
HATTIKUNI ROAD YADGIR

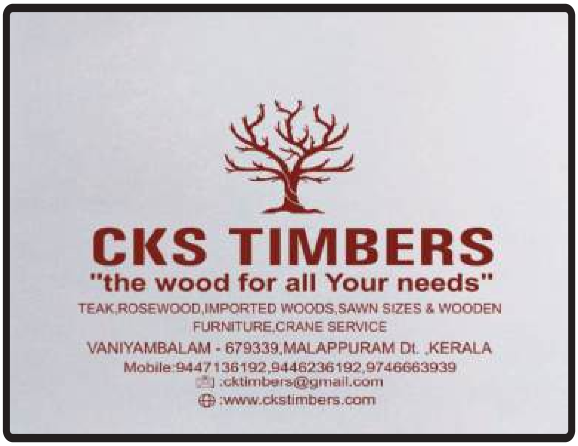
CKS TIMBERS
"the wood for all Your needs"
TEAK,ROSEWOOD,IMPORTED WOODS,SAWN SIZES & WOODEN
FURNITURE,CRANE SERVICE
VANIYAMBALAM - 679339,MALAPPURAM Dt. ,KERALA
Mobile:9447136192,9446236192,9746663939
:cktimbers@gmail.com
:www.ckstimbers.com

جلسہ سالانہ — الٰہی نشان اور روحانی اجتماع

مرتضیٰ حمید بٹ مربی سلسلہ

خدائے علیم وحکیم نے اس کائنات کو نہایت گہری مصلحتوں اور کامل حکمتوں کے ساتھ وجود بخشا ہے۔ ہر شے کو اس کے مزاج اور ضروریات کے مطابق پیدا فرمایا اور اس کے بقاو ارتقا کے اسباب بھی مہیا کر دیئے۔ بہتے ہوئے دریا کبھی سخت پتھروں کو چیرتے ہوئے، کبھی نرم و ہموار وادیوں سے گزر کر بالآخر وسیع سمندر کی آغوش میں سما جاتے ہیں۔ پھر اسی سمندر سے قدرت کے غیر متبدل قانون کے ماتحت بادل اُٹھتے ہیں جو پیاسی زمینوں، سنسان میدانوں اور بنجر کھیتوں پر برس کر انہیں سرسبز و شاداب گلستانوں میں بدل دیتے ہیں۔ ہر سال قدرت کا یہی تکراری مگر بابرکت منظر آنکھوں کے سامنے نمودار ہوتا ہے، اور انسان ربّ العالمین کی قدرت وحکمت کے بے شمار جلوے ملاحظہ کرتا ہے۔

اسی طرح جلسہ سالانہ بھی اپنے اندر بے شمار حکمتیں اور روحانی مصلحتیں سمیٹے ہوئے ہے۔ یہ اجتماع محض انسانی منصوبہ نہیں بلکہ الٰہی اشاروں اور بشارتوں کے زیرِ سایہ قائم ہوا — ایک ایسا بابرکت نظام جو ہر سال اہلِ ایمان کے لئے نئی روحانی تازگی، اخلاقی تربیت اور برکات کے ان گنت دروازے کھول دیتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کا نشان ہے اور خدا کی طرف سے ہمارے سلسلہ کی ترقی کے سامانوں میں سے ایک سامان ہے، جس کی ایک دلیل تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی دوست جلسہ پر آتے ہیں ان میں سے اکثر بیعت کر کے ہی واپس جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے کچھ ایسی برکات وابستہ ہیں کہ جو لوگ اسے دیکھتے ہیں وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے‘‘۔

(خطباتِ محمود جلد ۱۲ صفحہ ۱۹۵)

مزید فرمایا:

’’ہمارے سالانہ جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا کہ دینی اَغراض کے لئے قادیان میں اس موقع پر اس کثرت سے لوگ آیا کریں گے کہ ان کے اس ہجوم سے جو صرف دین کی خاطر ہو گا قادیان کی زمین اَرضِ حَرم کا نام پائے گی۔‘‘ (خطبات محمود جلد ۹ صفحہ ۳۹۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اَوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالفِ قرآن روایتوں کو ملانے والے، اور خدا تعالیٰ اس اُمتِ وَسط کے لئے بین بین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا، وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۳۴۱ تا ۳۴۲)

شرکاء جلسہ کے مقام اور ذمہ داری کا احساس

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’آپ لوگوں میں سے کوئی فرد یہ خیال نہ کرے کہ یہاں

آنا معمولی بات ہے اور یہ مجلس دنیا کی مجالس کی طرح معمولی مجلس ہے، کیونکہ یہ خیال کرنے والا شخص خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان نہیں رکھتا اور وہ مومن نہیں ہوسکتا جو یہ یقین نہ رکھے کہ ہم یہاں نئی زمین اور نیا آسمان بنانے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ یاد رکھو تم وہ بیج ہو جس سے ایسا عظیم الشان درخت اُگنے والا ہے جس کے سایہ میں تمام دنیا آرام پائے گی۔ تمہارے قلوب وہ زمین ہے جس سے خدا تعالیٰ کی مغفرت کا پودا پھوٹنے والا ہے۔ اگر دنیا یہ بات نہیں دیکھ سکتی تو وہ اندھی ہے اور اگر خدا کے وعدوں کو نہیں سنتی تو وہ بہری ہے۔ مگر تم نے خدا تعالیٰ کے وعدوں کو سنا اور ان کو پورے ہوتے دیکھا۔ تم میں سے ہر فرد جس نے خدا کے مسیح کے ہاتھ پر بیعت کی خواہ براہِ راست کی، خواہ خلفاء کے ذریعہ، وہ آدم ہے جس سے آئندہ نئی نسلیں چلیں گی۔ تم خدا کی وہ خاص زمین ہو جس پر اس کی رحمت کی بارش برسے گی۔ تمہیں خدا تعالیٰ وہ درخت بنائے گا جس کے ساتھ ہر سعید بیٹھے گا اور جو تم کو چھوڑے گا وہ نہ دنیا میں آرام پائے گا نہ آخرت میں۔‘‘

(انوار العلوم۔ جلد ۱۲ صفحہ ۵۴۸)

جلسہ سالانہ ــــ خدا تعالیٰ کا ایک زندہ نشان

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’یہ جلسہ جیسا کہ میں پہلے بھی متعدد بار بیان کر چکا ہوں اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ قادیان وہ مقام ہے کہ ایک دن اس طرف کوئی رُخ بھی نہیں کرتا تھا۔ کئی لوگ اِس قسم کے تھے جو قادیان اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام سُن کر بڑی بڑی دُور سے قادیان پہنچنے کی خواہش سے روانہ ہوتے تھے مگر بٹالہ یا امرتسر پہنچ کر واپس ہوجاتے تھے کیونکہ انہیں بتایا جاتا تھا کہ قادیان میں بہت بڑا دجّال فتنہ ہے۔ کئی آدمی ہماری جماعت میں آج بھی ایسے موجود ہیں جو کفِ افسوس مَل رہے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قادیان کیوں نہ آئے وہ بٹالہ یا امرتسر سے محض اس لئے لَوٹ گئے کہ دشمنوں نے ان سے بعض ایسی باتیں کہیں جنہیں سن کر انہوں نے قادیان آنا پسند نہ کیا۔ اگر وہ اُس وقت پہنچ جاتے تو صحابہ میں داخل ہو جاتے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص کو دیکھ کر احمدیت میں تو داخل کر دیا مگر صحابیت سے محروم رہ گئے۔ ...

پس یہ بھی ایک نشان ہے جو جلسہ کے دنوں میں نظر آتا ہے کہ لوگ اتنی کثیر تعداد میں یہاں جمع ہوتے ہیں جس کا کبھی وہم و گمان بھی نہ ہوسکتا تھا اور پھر یہ نشان بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہیں جاہل سمجھا جاتا تھا اس چشمہ سے اِس شوق سے پیتے ہیں کہ دوسری قوموں کے پیاسے بھی اس طرح نہیں پی سکتے۔

(خطباتِ محمود جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۹ تا ۵۱۳)

صداقتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم نشان

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’جلسہ سالانہ بھی ایک بہت بڑا نشان ہے جو ہر سال ہمیں یہ بتاتا ہے کہ دیکھو خدا کی راستباز جماعت کس طرح اُٹھتی اور کامیاب ہوتی ہے اور اس کے مخالف کس طرح ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قادیان میں ہر وقت ہی جلسہ ہوتا ہے اور ہر وقت ہی لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ پھر یہاں کچھ ہندوستان کے، کچھ پنجاب کے، کچھ افغانستان کے، کچھ بنگال کے، کچھ یورپ کے، کچھ عرب وغیرہ کے لوگ رہتے ہیں جو ہماری صداقت کی دلیل ہیں لیکن سالانہ اجتماع سے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے نتائج حاصل ہوتے ہیں اور وہ یہ کہ جو کوئی خدا کے لئے کھڑا ہوتا ہے خدا اسے ضائع نہیں ہونے دیتا۔‘‘

(خطبات محمود جلد ۴ صفحہ ۵۴۰)

جلسہ سالانہ دراصل ایک ایسا روحانی سمندر ہے جو ہر سال ایمان کو تازگی اور دلوں کو نور عطا کرتا ہے۔ اس کی بنیاد خدا تعالیٰ نے رکھی، اس کی آبیاری اس نے خود فرمائی، اور اس کے ثمرات آج دنیا کے ہر گوشے میں پھل پھول رہے ہیں۔ یہ اجتماع حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت، جماعت احمدیہ کی ترقی، اور خدا تعالیٰ کے زندہ وعدوں کا ناقابلِ انکار مظہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال اس کے فیوض و برکات سے بھرپور حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اسلام امن اور بھائی چارے کی تعلیم دینے والا مذہب

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے)

وقاص احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

اسلام وہ آسمانی دین ہے جس کی بنیاد امن، عدل اور انسانی ہمدردی پر رکھی گئی۔ لیکن بدقسمتی سے آج بعض لوگ اسلام کے مقدس تعارف کو غلط فہمیوں، بے بنیاد عقائد اور شدت پسندانہ نظریات کی دھند میں لپیٹ کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ’’مصلحِ وقت‘‘ اور ’’مسیحِ موعود‘‘ بنا کر مبعوث فرمایا، تاکہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کی اصل روح—روحِ رحمت، روحِ محبت اور روحِ امن—کو دوبارہ روشن کریں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے نہ صرف یہ ثابت کیا کہ اسلام ہر قسم کے جبر سے منزّہ دین ہے، بلکہ یہ بھی واضح فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی تمام جنگیں محض دفاع یا سزائے مظالم کے طور پر تھیں، نہ کہ لوگوں کو زبردستی مسلمان بنانے کے لئے۔ آپؑ کی تحریرات اسلام کا وہ حسین چہرہ دنیا کے سامنے رکھتی ہیں جو ’’لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ‘‘ کی آیتِ مبارکہ میں جھلکتا ہے—ایک ایسا دین جو دلیل، اخلاق اور روحانی برکات سے قلوب فتح کرتا ہے، نہ کہ تلوار سے۔

یہ مضمون اسی الہامی و نورانی تعلیم کا ایک مختصر پرتو ہے، جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اسلام کے حقیقی، پاکیزہ اور پرامن چہرے کو اجاگر کیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مسلمانوں کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

’’جس کام کے لئے آپ لوگوں کے عقیدوں کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئے گا یعنی یہ کہ مہدی سے مل کر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے جنگ کرے گا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے۔ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دین میں جبر نہیں ہے۔ پھر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائے گا یہاں تک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ بھی قبول نہ کرے گا۔ یہ تعلیم قرآن شریف کے کس مقام، اور کس سیپارہ اور کس سورہ میں ہے۔ سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آنحضرت ﷺ کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں بلکہ یا تو بطور سزا تھیں یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ۔ یعنی ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے کہ جو ان کی مدد کرے۔ اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنی جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری

یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی۔ بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت ﷺ اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اس کی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی۔

پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہوں گے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے یہاں تک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ قبول نہیں کریں گے اور آیت حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ کو بھی منسوخ کر دیں گے۔ یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہوں گے کہ آتے ہی قرآن کریم کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کر دیں گے جو آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی منسوخ نہیں ہوئیں اور اِس قدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئے گا۔ اس زمانہ میں جو تیرہ سو برس عہد نبوت کو گزر گئے اور خود اسلام اندرونی طور پر تہتر فرقوں پر پھیل گیا۔ سچے مسیح کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے، نہ تلوار کے ساتھ۔ اور صلیبی عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کے ساتھ توڑ دے، نہ یہ کہ ان صلیبوں کو توڑتا پھرے جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہیں۔ اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر کافی دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی پر کوئی دلیل نہیں۔ ہر یک نادان اور ظالم طبع جب دلیل سے عاجز آ جاتا ہے تو پھر تلوار یا بندوق کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہے مگر ایسا مذہب ہرگز ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوسکتا جو صرف تلوار کے سہارے سے پھیل سکتا ہے نہ کسی اور طریق سے۔ اگر تم ایسے جہاد سے باز نہیں آ سکتے اور اس پر غصہ میں آکر راستبازوں کا نام بھی دجّال اور ملحد رکھتے ہو تو ہم ان دو فقروں پر اس تقریر کو ختم کرتے ہیں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۱ صفحہ ۷۴۷۔۷۴۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ تعلیم اور تربیت کے لئے کرتا ہے چونکہ شوکت کا زمانہ دیر تک رہتا ہے اور اسلام کی قوت اور شوکت صدیوں تک رہی اور اس کے فتوحات دُور دراز تک پہنچے اس لئے بعض احمقوں نے سمجھ لیا کہ اسلام جبر سے پھیلایا گیا۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم ہے لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ۔ اس امر کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے (کہ) اسلام جبر سے نہیں پھیلا اللہ تعالیٰ نے خاتم الخلفا کو پیدا کیا اور اس کا کام یضع الحرب رکھ کر دوسری طرف لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ قرار دیا۔ یعنی وہ اسلام کا غلبہ ملل ہالکہ پر حجت اور براہین سے قائم کرے گا اور جنگ وجدال کو اٹھا دے گا۔ وہ لوگ سخت غلطی کرتے ہیں جو کسی خونی مہدی اور خونی مسیح کا انتظار کرتے ہیں۔“

(الحکم جلد ۶ نمبر ۲۴ مؤرخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

”مذہبی امور میں آزادی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَاۤ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ کہ دین میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے۔ اس قسم کا فقرہ انجیل میں کہیں بھی نہیں ہے۔ لڑائیوں کی اصل جڑ کیا تھی، اس کے سمجھنے میں ان لوگوں سے غلطی ہوئی ہے۔ اگر لڑائی کا ہی حکم تھا تو تیرہ برس رسول اکرم ﷺ کے تو پھر ضائع ہی گئے کہ آپ نے آتے ہی تلوار نہ اٹھائی۔ صرف لڑنے والوں کے ساتھ لڑائیوں کا حکم ہے۔ اسلام کا یہ اصول کبھی نہیں ہوا کہ خود ابتدائے جنگ کرے۔ لڑائی کا کیا سبب تھا، اسے خود خدا نے بتلایا ہے کہ ظُلِمُوْا۔ خدا نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مظلوم ہیں تو اب اجازت دیتا ہے کہ تم بھی لڑو۔ یہ نہیں حکم دیا کہ اب وقت تلوار کا ہے، تم زبردستی تلوار کے ذریعہ لوگوں کو مسلمان کرو بلکہ یہ کہا ہے کہ تم مظلوم ہو۔ اب مقابلہ کرو۔ مظلوم کو تو ہر ایک قانون اجازت دیتا ہے کہ حفظ جان کے واسطے مقابلہ کرے۔“

(البدر جلد ۲ نمبر ۱۔۲ مورخہ ۲۳ر جنوری ۱۹۰۳ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

''نواب صدیق حسن خان کا یہ خیال صحیح نہیں تھا کہ مہدی کے زمانے میں جبر کر کے لوگوں کو مسلمان کیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ (البقرہ:۲۵۷) یعنی دین اسلام میں جبر نہیں ہے ہاں عیسائی لوگ ایک زمانے میں جبراً لوگوں کو عیسائی بناتے تھے مگر اسلام جب سے ظاہر ہوا، وہ جبر کے مخالف ہے۔ جبر اُن لوگوں کا کام ہے جن کے پاس آسمانی نشان نہیں مگر اسلام تو آسمانی نشانوں کا سمندر ہے۔ کسی نبی سے اس قدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جس قدر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی ﷺ کے معجزات اب تک ظہور میں آرہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے۔ جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں۔ مگر کہاں ہیں وہ پادری اور یہودی یا اَور قومیں، جو اِن نشانوں کے مقابل پر نشان دکھلا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!! ہرگز نہیں!!! اگرچہ کوشش کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی ایک نشان بھی دکھلا نہیں سکتے کیونکہ ان کے مصنوعی خدا ہیں۔ سچے خدا کے وہ پیرو نہیں ہیں۔ اسلام معجزات کا سمندر ہے۔ اس نے کبھی جبر نہیں کیا اور نہ اس کو جبر کی کچھ ضرورت ہے۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ۳۵-۳۶۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۸،۴۶۹)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''یہ جہالت اور سخت نادانی ہے کہ اس زمانے کے نیم ملاّ فی الفور کہہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبراً مسلمان کرنے کے لئے تلوار اٹھائی تھی اور انہی شبہات میں ناسمجھ پادری گرفتار ہیں مگر اس سے زیادہ کوئی جھوٹی بات نہیں ہوگی کہ یہ جبر اور تعدی کا الزام اس دین پر لگایا جائے جس کی پہلی ہدایت یہی ہے کہ لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ (البقرہ:۲۵۷) یعنی دین میں جبر نہیں چاہئے بلکہ ہمارے نبی ﷺ اور آپ کے بزرگ صحابہ کی لڑائیاں یا تو اس لئے تھیں کہ کفار کے حملے سے اپنے تئیں بچایا جائے۔ اور یا اس لئے تھیں کہ امن قائم کیا جائے۔ اور جو لوگ تلوار سے دین کو روکنا چاہتے ہیں، ان کو تلوار سے پیچھے ہٹایا جائے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۸)

آپؑ فرماتے ہیں کہ:-

''تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گزرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے۔ پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے، وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے۔''

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵- حاشیہ صفحہ ۱۶۷)

آخر میں ہم اس حقیقت کو پھر دہراتے ہیں کہ اسلام خدا تعالیٰ کی وہ رحمتِ کاملہ ہے جو انسانیت کو امن، عدل، رواداری اور اخوت کی طرف بلاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بے شمار تحریرات اور روشن دلائل کے ساتھ یہ ثابت فرمایا کہ اسلام کبھی جبر کا قائل نہیں رہا، اور نہ کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کی کوئی گنجائش قرآنِ کریم میں پائی جاتی ہے۔ آپؑ کے بقول سچا مسیح وہی ہے جو تلوار سے نہیں بلکہ دلائل اور نشانوں سے دلوں کو فتح کرے۔

آج دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت اسی نورِ محمدی ﷺ کی ہے جسے مسیح زمانہ نے پھر سے زندہ کیا— وہ نور جو دلوں کو نرم کرتا ہے، ذہنوں کو پاک کرتا ہے، اور انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ اصل اسلامی تعلیم کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اسے دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین ثم اٰمین۔

گوشۂ ادب

ادب المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام
آپ حضرت کے محسنات شعر اُردو، فارسی اور عربی زبان میں
مرزا حنیف احمد

ادب المسیح کی گہری علمی کاوش اپنی نوعیت اور موضوع کے اعتبار سے ایک خاص محبت سے پیش کیا جانے والا شاہکار ہے جس میں انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اردو، عربی اور فارسی کے شعری کلام کا ان تینوں زبانوں کے اساتذہ کے کلام سے موازنہ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ کیا موضوعات کے لحاظ سے اور کیا فن کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ کا فرمان

درکلام تو چیزیست کہ شعرائے رادرآں دخلے نیست

برحق ہے۔ نیز اس کتاب کی تیاری کا مرکزی جذبہ اور روح رواں یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے موضوعات شعر قرآن کریم کے موضوعات ہونے کی بناء پر فرمان خدا اور فرمان رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہی پیش کرتے نظر آتے ہیں اور صاف عیاں ہوتا ہے کہ حضرت اقدسؑ کا ادبی کلام قرآن کریم کے اقدار ادب کے عین تابع ہے۔

مصنف نے اپنے بزرگ والدین (حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ) سے ورثہ میں ملنے والے علمی اور ادبی ذوق سے مہمیز لیتے ہوئے ایک طویل محنت اور عرق ریزی کے بعد اس زمانہ کے امام مسیح موعود کے عطا کردہ بے بہا اور قیمتی ترین خزانہ کے چند ہیرے جواہرات دکھانے کے لئے یہ کتاب مرتب کی تو اس پر سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسودہ دیکھنے کے بعد ایک مکتوب میں کتاب پر رائے ظاہر فرمائی جو پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، جس سے کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام واقعی ارشادہ باری تعالیٰ کے عین مطابق ہے:

کلام افصحت من لدن رب کریم

قریباً 500 صفحات کی اس ٹائپ شدہ کتاب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے محسنات اشعار پر سیر حاصل مواد بڑے خوبصورت قرینے سے مرتب کر کے پیش کیا گیا ہے۔ آخر پر انڈیکس بھی موجود ہے۔

اوصافِ قرآن مجید کلام حضرت مسیح موعودؑ

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اَجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی! تِرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا
سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفان کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 274 مطبوعہ 1882ء)

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال:

ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ کیا میں اپنے کسی ایسے عیسائی، ہندو یا بدھ مت سے تعلق رکھنے والے دوست کی وفات پر اس کے لئے دعا کرسکتا ہوں جو جماعت احمدیہ کے لئے اچھے اور پیار کے جذبات رکھتا تھا؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 15 فروری 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطاء فرمایا:

جواب:

جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کو لکھا تھا کہ اسلام ہمیں کسی انسان سے نفرت نہیں سکھاتا بلکہ صرف اس کے بُرے فعل سے بیزاری کی تعلیم دیتا ہے۔ اور جہاں تک کسی کے جنت یا جہنم میں جانے کا معاملہ ہے تو اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور کسی دوسرے انسان کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اس دنیا میں بیٹھ کر کسی انسان کی جنت یا جہنم کا فیصلہ کرے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے انبیاء اور فرستادوں کو کسی شخص کے جنتی یا جہنمی ہونے کا علم دیدیتا ہے۔ لیکن اس شخص کے جنتی یا جہنمی ہونے کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ: ”یقیناً جو لوگ (محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی بن گئے اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے شرک کیا۔ اللہ یقیناً ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا۔ اللہ یقیناً ہر ایک چیز کا نگران ہے۔“ (سورۃ الحج: 18) پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مضمون کو بھی بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان کے نیک عمل ضائع نہیں کرتا خواہ وہ انسان کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ”جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جو یہودی ہیں نیز نصاریٰ اور صابی (ان میں سے) جو (فریق) بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر (کامل) ایمان لایا ہے اور اس نے نیک عمل کئے ہیں یقیناً ان کے لئے ان کے رب کے پاس ان کا (مناسب) اجر ہے۔“ (سورۃ البقرۃ: 63)

پس کسی کی وفات پر افسوس کا اظہار کرنے، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کی دعا پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا رحم مانگنے میں کوئی حرج نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھنے سے تو خود پڑھنے والے کے لئے بھی دعا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کسی تکلیف یا نقصان کے پہنچنے پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور اس دعا سے غرض یہ ہوتی ہے کہ اے اللہ تو اس تکلیف کو دور فرمادے یا اس نقصان کو پورا فرمادے۔ اور جب کسی کی وفات پر ہم یہ دعا کرتے ہیں تو اس سے ایک مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اے اللہ اس انسان کے ساتھ جو میری توقعات وابستہ تھیں، اس کے مرنے کے بعد تو ان توقعات کو پورا فرمادے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم بھی انسان کسی کے لئے بھی مانگ سکتا ہے، کیونکہ رحم کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور وہی

بہتر جانتا ہے کہ اس نے کس انسان پر کس وقت رحم کرنا ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کے رحم کے نتیجہ میں جہنم بالکل خالی ہو جائے گی۔

(تفسیر الطبری، تفسیر سورۃ ھود آیت نمبر 108)

(قسط نمبر 32، الفضل انٹرنیشنل 22 اپریل 2022ء صفحہ 11)

سوال:

ایک خاتون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ”توضیح مرام“ کے حوالہ سے فرشتوں کے چاند، سورج اور ستاروں پر اثر ڈالنے، ان اجسام کے انسانوں پر اثر ڈالنے، اور فرشتوں کے جسمانی طور پر زمین پر اترنے کے بارہ میں حضور انور سے رہنمائی چاہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۲ جولائی ۲۰۱۹ء میں اس کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور نے فرمایا:

جواب:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس تصنیف لطیف میں فرشتوں کے کواکب پر اثر انداز ہونے، سورج، چاند، ستاروں کے ہماری زمین کے نباتات و جمادات اور حیوانات پر اثر ڈالنے اور فرشتوں کے انسانوں پر روحانی اثرات ہونے کے مضامین کو نہایت لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرشتوں کے سورج، چاند، ستاروں پر اثر انداز ہونے کے آپ کے بیان کردہ مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ ملائکہ ان کواکب پر خدا تعالیٰ کے اذن کے تحت مدبر و منظم ہیں اور ان اجرام فلکی پر ان کی تاثیرات بالذات نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکم سے ہوتی ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اشارات قرآنیہ سے نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وہ نفوس طیبہ جو ملائک سے موسوم ہیں ان کے تعلقات طبقات سماویہ سے الگ الگ ہیں۔ بعض اپنی تاثیرات خاصہ سے ہوا کے چلانے والے اور بعض مینہ کے برسانے والے اور بعض بعض اور تاثیرات کو زمین پر اتارنے والے ہیں۔“

پھر حضور علیہ السلام نے ایک مضمون یہ بیان فرمایا ہے کہ ان اجرام فلکی یعنی سورج، چاند اور ستاروں کا ہماری زمین کے نباتات، جمادات اور حیوانات پر دن رات اثر پڑتا رہتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ چاند کی روشنی سے پھل موٹے ہوتے، سورج کی گرمی اور تپش سے پھل پکتے اور میٹھے ہوتے اور بعض ہوائیں بکثرت پھل لانے کا موجب ہوتی ہیں۔

اس ضمن میں ایک مضمون حضور علیہ السلام نے یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جس طرح فرشتے خدا تعالیٰ کے حکم سے اجرام فلکی پر اپنی تاثیرات ڈالتے اور اجرام فلکی کا ہماری زمین کی ظاہری چیزوں پر اثر ہوتا ہے اسی طرح ملائکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہمارے دل و دماغ پر اپنا روحانی اثر بھی ڈالتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرار گیر ہے اور بہ حکمت کاملہ خداوند تعالیٰ زمین کی ہر یک مستعد چیز کو اس کے کمال مطلوب تک پہنچانے کے لئے یہ روحانیات خدمت میں لگی ہوئی ہیں۔ ظاہری خدمات بھی بجا لاتے ہیں اور باطنی بھی۔ جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے ایسا ہی ہمارے دل اور دماغ اور ہماری تمام روحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف استعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔ جہاں تک فرشتوں کے زمین پر اترنے اور انسانوں سے میل جول کرنے کا سوال ہے تو اس بارہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم، احادیث نبویہ اہل علم اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ فرشتوں کا زمین پر نزول ان کے اصلی وجود کے ساتھ ہر گز نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملائکہ انسانوں کی شکل میں متمثل ہو کر اس کے نیک بندوں سے میل جول کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم اور احادیث میں ایسے کئی واقعات کا ذکر موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یہی نفوس نورانیہ کامل بندوں پر بشکل جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں اور بشری صورت سے متمثل ہو کر دکھائی دیتے ہیں۔“

(توضیح مرام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶۸ تا ۷۲)

(قسط نمبر ۱۲، الفضل انٹرنیشنل ۲ اپریل ۲۰۲۱ء صفحہ ۱۱)

فتاویٰ مصلح موعودؓ

لونڈی کو بغیر نکاح کے بیوی بنانا

سوال:لونڈی کو بغیر نکاح کے گھر میں بمنزلہ بیوی کے رکھنا کہاں تک درست ہے۔ علماء کا فتویٰ ہے کہ لونڈی سے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں بلا نکاح تعلق رکھنا جائز ہے۔ یہ درست ہے یا نادرست ؟

جواب:اس سوال کا جواب لونڈی کی تعریف پر منحصر ہے۔ اگر لونڈیوں سے وہ لونڈیاں مراد ہوں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر حملہ کرنے والے لشکر کے ساتھ ان کی مدد کرنے کے لئے ان کے ساتھ آتی تھیں اور وہ جنگ میں قید کر لی جاتی تھیں۔ تو اگر وہ مکاتبت کا مطالبہ نہ کریں تو ان کو بغیر نکاح کے اپنی بیوی بنانا ناجائز ہے یعنی نکاح کے لئے ان کی لفظی اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔ در حقیقت جو میں نے اوپر مکاتبت کا ذکر کیا ہے وہ اس سوال کو پوری طرح حل کر دیتا ہے اور اجازت نہ لینے کی حکمت اس سے نکل آتی ہے لیکن یہ ایک لمبا مضمون ہے۔

اگر لونڈیوں سے مراد وہ لونڈیاں ہیں جنہیں آج کل لوگ لونڈیاں کہتے ہیں تو ان سے ایسا تعلق بغیر نکاح ناجائز ہے۔ اب دنیا میں کوئی ایسی لونڈی نہیں جس کا ذکر قرآن میں ہے۔

(الفضل درستمبر ۱۹۳۶ء - جلد ۲۴ نمبر ۵۷ صفحہ ۵)

چارمنکوحہ عورتوں کی موجودگی میں لونڈی رکھنا

سوال: کیا اب بھی کوئی مسلمان چار آزاد عورتوں کے بغیر (علاوہ) لونڈیاں رکھ سکتا ہے؟

جواب:۔ اس وقت دنیا بھر میں مذہب بدلوانے کے لئے کوئی جنگ نہیں ہو رہی۔ اس لئے لونڈی نہ ہے نہ ہوسکتی ہے۔ پس یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

قیدی عورت اور لونڈی میں فرق

سوال :

قیدی عورت اور لونڈی میں کیا فرق ہے؟ ایک عورت اسلام لا کر بھی لونڈی کی حیثیت میں رہ سکتی ہے تو پھر اسے آزاد کیونکر کہا جائے گا۔ اگر آزاد عورت کا مقام دیا جائے تو چار سے زائد بیویاں رکھنے پر اسے طلاق دینی پڑے گی ؟

جواب: قیدی وہ جو سیاسی جنگ میں آئے اور لونڈی وہ جو ایسی جنگ میں قید ہو جس میں ایک فریق دوسرے سے اس لئے لڑے کہ اس کا مذہب بدلوانا چاہے۔

(الفضل ۲۳ اگست ۱۹۴۴ء - جلد ۳۲ نمبر ۱۹۱ صفحہ ۲)

سوال: کیا آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈیوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے جاسکتے ہیں؟

کیا قرآن کریم نے لونڈیوں کے ساتھ نکاح کو ضروری قرار دیا ہے؟

کیا لونڈی کے ساتھ اس کی مرضی کے خلاف جبراً تعلقات قائم کئے جاسکتے ہیں؟

جواب: لونڈی کے ساتھ نکاح ضروری ہے مگر طریقہ نکاح مختلف ہے۔ اور اگر لونڈی چاہے کہ الگ ہو جائے اور وہ کسی شخص کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو وہ شریعت کے مطابق فوراً مکاتبت کی درخواست کرے۔ مکاتبت کے بعد کوئی شخص اس کو نہیں رکھ سکتا۔

(فائل مسائل دینی نمبر 11۔ DP6269/15.1.51)

(فرمودات حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۲۶۷ تا ۲۶۸)

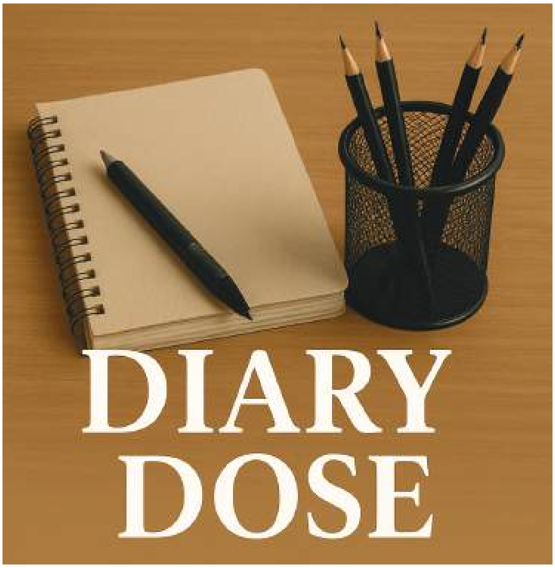

خلیق طاہر صاحب:

پیارے حضور بعض سائنسدانوں اور ڈاکٹروں کا یہ نظریہ ہے کہ ہومیوپیتھی اور ہربل ادویہ صرف Placebo (پلاسی بو۔نفسیاتی اثر والی دوائی) کا کام دیتی ہیں اور ان کا بیماریوں کے علاج میں کوئی کردار نہیں۔ بطور احمدی ہمیں اس کا کیسے جواب دینا چاہئے؟ نیز ہومیوپیتھی کے جسم پر اثرات کے بارہ میں مزید جاننے کے لئے کون سے ذرائع میسر ہیں؟

حضور انور:

یہ عہد جدید کے ڈاکٹروں اور ریسرچرز کا پراپیگنڈا ہے جو ایلوپیتھی کو ترجیح دیتے ہیں کہ ہومیوپیتھی کا نفسیاتی اثر ہے اور اس کا علاج سے کوئی بھی تعلق نہیں۔عہد قدیم میں ان دیسی اور ہربل ادویہ کو مریضوں کے علاج کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ہے اور علاج کے اچھے اور امید افزا نتائج نکلتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ہومیوپیتھی میں تو میرا ذاتی تجربہ بھی ہے۔ دوائی کے معاملہ میں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا، میں یہ نہیں مانتا کہ اس کا مجھ پر کوئی معجزانہ اثر ہے یا یہ مجھ پر کوئی معجزانہ اثر کرسکتی ہیں۔ میں اس کو بس دوائی کے طور پر لیتا ہوں اور میری بیماری کا علاج ہوجاتا ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ کوئی تحقیق نہیں ہو رہی۔ ہومیوپیتھی میں ڈاکٹروں اور ریسرچرز کی فرانس میں اور جرمنی میں ایک تعداد ہے جو اس پر تحقیق کر رہے ہیں۔ اور انڈیا میں بھی وہ نئی ادویات متعارف کروا رہے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ کونسی دوائی ہمارے لئے مفید ہے۔ اگر آپ کا ایمان ہے کہ شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہے تو اللہ تعالیٰ تو کسی بھی دوائی کے ساتھ شفا دے سکتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ کون سی دوائی مفید ہے۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ دوائی لے رہے تھے تو آپ نے ہومیوپیتھی دوائی لی، پھر دیسی ہربل دوائی لی اور پھر ایلوپیتھی دوائی بھی لی، اپنی کسی بیماری کے لئے، جو بیماری بھی تھی، کوئی شخص ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے پوچھا آپ نے تینوں نسخے لئے ہیں۔ آپ کو کیا علم کہ کون سی دوائی مؤثر ہوگی۔ آپؓ نے فرمایا کہ مجھے ان میں سے کسی ایک پر بھی اعتبار نہیں۔ میں صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں اور مجھے علم ہے کہ وہ شفا دینے والا ہے اور مجھے صرف اتنا علم ہے کہ مجھے پتہ نہیں، میں وہ نہیں جسے غیب کا علم ہو۔ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اور مجھے علم نہیں کہ کونسی دوائی میرے لئے مؤثر ہوگی۔ اسی وجہ سے میں نے تمام دوائیاں لے لی ہیں۔ چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہومیوپیتھی میں شفا رکھی ہے تو وہ کارآمد ہوگی، اگر اُس نے ایلوپیتھی میں شفا رکھی ہے تو وہ کارآمد ہوگی اور اگر اللہ تعالیٰ نے دیسی دوائیوں میں شفا رکھی ہے تو وہ کارآمد ہوں گی۔ اس بات کا ہمارے ایمان کے ساتھ تعلق نہیں کہ ہومیوپیتھی ہی وہ واحد دوائی ہے جو کارآمد ہوگی۔ مگر ایمان کا یہ تقاضہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھیں اور ہمارا یہ ایمان ہونا چاہئے کہ وہ شفا دینے والا ہے۔ گو مریضوں کی ایک خاص تعداد ایسی ہے جن کا ڈاکٹرز ہسپتالوں میں طبی علاج کرتے ہیں اور وہ مجھے لکھتے ہیں کہ اگر کوئی ہومیوپیتھی نسخہ ہو، تو ہمارے ڈاکٹرز کے مشورہ کے ساتھ میں اُنہیں دوائی بھجواتا ہوں۔ اور بعض اوقات وہ مؤثر ہوتی ہے۔بعض اوقات ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ ہمارے علاج معالجہ کے

مطابق اس بیماری نے لمبا عرصہ رہنا تھا مگر اس کا علاج قلیل وقت میں ہوگیا ہے۔ اور یہ تو ایک معجزہ ہے۔ سو ہمیں علم نہیں کہ آیا ایلوپیتھی دوائی دعاؤں کے ساتھ کارآمد ہوئی اور وہ معجزہ اس کے نتیجہ میں رونما ہوا یا پھر ہومیوپیتھی دوائی کے نتیجہ میں۔ سو اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ہم کسی بھی دوائی پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ ہمارا یہ پختہ ایمان ہے کہ اللہ شفا دینے والا ہے، وہ شافی ہے۔ اسی وجہ سے میں ہمیشہ احمدی ڈاکٹرز کو کہتا ہوں کہ جب کبھی وہ مریضوں کے لئے کوئی نسخہ لکھ رہے ہوں تو انہیں ’’والشافی‘‘ لکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ شفا دینے والا ہے، نہ کہ وہ اور نہ ہی اُن کی دوائی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دوائی کو مریضوں کے لئے شفا کا موجب بنادے۔

زریاب فاروق صاحب:

حال ہی میں سوشل میڈیا پر بعض احمدیوں نے خلیفہ وقت کی اطاعت کا بہترین نمونہ نہیں دکھایا۔ پیارے حضور ہم ایسے احمدیوں کو کیسے سمجھا سکتے ہیں کہ کامل اطاعت خلافت ایک لازمی امر ہے اور بہت سی برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ یہ بہت ہی مفید ہوگا اگر حضور انور صحابہ رضوان اللہ علیہم کا نمونہ پیش کرسکیں کہ کس طرح اُنہوں نے خلفاء کی اطاعت کی؟

حضور انور:

آپ چاہتے ہیں کہ میں اس پر پورا خطبہ دوں جو کہ میں دے چکا ہوں۔ میں ہمیشہ سے دیتا چلا آرہا ہوں۔ اگر آپ شرائط بیعت والی کتاب کا مطالعہ کرلیں جو میرے خطبات اور خطابات پر مشتمل ہے، اُس میں اِس سوال کا بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا ہے۔ بہرحال بات یہ ہے کہ اُن کو مذہب کی کوئی پرواہ نہیں۔ اگر آپ تفصیلی جائزہ لیں تو آپ اس نتیجہ کو پہنچیں گے کہ اُن میں سے اکثر پنجوقتہ نماز ادا نہیں کرتے۔ بلکہ جمعہ کی نماز بھی نہیں پڑھتے۔ وہ اُن فرائض کو ادا نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو سونپے ہیں۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتے وہ خلافت کے فرمانبردار کس طرح ہوسکتے ہیں؟ اُن میں سے بھی بعض ایسے ہیں جو نماز ادا کرتے ہیں لیکن اُن میں دین اور اطاعت کا فہم صحیح نہیں پایا جاتا۔ آپ خدام الاحمدیہ کے عہد میں ہمیشہ دہراتے ہیں، بلکہ یہ بیعت کی بھی ایک شرط ہے، کہ آپ خلیفہ وقت کے معروف فیصلوں کی اطاعت کریں گے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت ایسے فیصلے بھی لے سکتا ہے جو معروف نہ ہوں۔ لیکن وہ اس بات میں غلطی پر ہیں۔ کیا اُن کے پاس ایسی کوئی فہرست ہے جو معروف اور غیر معروف میں امتیاز کرے، کہ یہ ٹھیک ہے اور یہ غلط؟ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا ہے کہ یہ لفظ قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کی نسبت استعمال ہوا ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے معروف فیصلوں کی اطاعت کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ کیا اُنہوں آنحضرت ﷺ کے معروف اور غیر معروف فیصلوں کی کوئی فہرست تیار کی تھی؟ پس آپؓ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی حکم دیا اُس کی وہ پابندی کریں گے۔ ابھی میں نے پچھلے خطبہ میں ذکر کیا تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا کہ اگر آپ دیکھو کہ میں قرآنی حکموں یا سنت سے ہٹ رہا ہوں تو میری راہنمائی کرنا اور میری اطاعت مت کرنا۔ لیکن اس کے علاوہ آپ کو (نافرمانی کا) کوئی حق نہیں۔ پس اس کا یہ مطلب ہے کہ خلیفہ وقت ہمیشہ قرآن کریم کے احکام اور سنت کے مطابق آپ کی راہنمائی کرتا ہے اور جب اُس نے قرآن اور سنت کے مطابق ہدایت یا راہنمائی دے دی تو آپ کے پاس نافرمانی کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ یا تو آپ کو ثابت کرنا ہوگا کہ آپ کے احکام، آپ کی ہدایات، آپ کی راہنمائی قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی سنت کے خلاف ہیں، یا تو آپ کو اطاعت کرنی ہوگی۔ اور اگر آپ یہ کہیں گے کہ یہ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا اور آنحضور ﷺ نے اس پر کبھی عمل نہیں کیا تو آپ کو اس کا ثبوت پیش کرنا ہوگا۔

آپ کو یہ بات خلیفہ وقت کو لکھنا ہوگا، بجائے اس کے کہ آپ باتیں پھیلائیں اور سوشل میڈیا پر لغو تبصرے کریں۔ یہ صحیح طریقہ ہے۔ مجھے بلکہ یاد ہے کہ میں نے اپنے پہلے یا دوسرے خطبہ میں یہ کہا تھا کہ اگر آپ کو مجھ میں کبھی کوئی غلطی نظر آئے تو مجھ سے سوال کریں اور میری تصحیح کی کوشش کریں۔ اگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ ٹھیک ہے تو میں آپ کو اس کا ثبوت دے دوں گا کہ میں صحیح ہوں اور اگر آپ کی بات درست ہوگی تو میں اپنی تصحیح کر لوں گا۔ لیکن آپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ آپ ادھر اُدھر باتیں پھیلائیں۔ یہ بات میں نے خلافت کے بعد پہلے یا دوسرے خطبہ میں بیان کی تھی۔ پس میں بھی خود یہ بات کہہ چکا ہوں۔ ٹھیک ہے؟ پس معروف کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ بات جو قرآن کریم کے مطابق ہو وہ معروف کے زمرہ میں آتی ہے۔ ایک حدیث ملتی ہے کہ ایک دفعہ صحابہ کا ایک گروہ ایک مہم پر بھیجا گیا۔ راستہ میں انہوں نے ایک آگ جلائی۔ تو امیر قافلہ نے کہا کہ اِس آگ میں کود جاؤ۔ اُن میں سے بعض نے کہا کہ ٹھیک ہے، ہمیں کود جانا چاہئے کیونکہ یہ امیر کا حکم ہے، اس لئے اِس کی اطاعت کرنی ہوگی۔ باقیوں نے کہا کہ نہیں، یہ خودکشی ہے، ہمیں یہ نہیں کرنا چاہئے۔ پھر بھی کچھ ایسے تھے جو کودنے کے لئے تیار تھے۔ جب امیر نے دیکھا کہ یہ لوگ تو سنجیدہ ہیں تو اس نے روکا اور کہا نہیں نہیں میں تو صرف مذاق کر رہا تھا۔ جب وہ واپس لوٹے اور آنحضرت ﷺ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ ایسا کر گزرتے تو یہ غلط ہوتا۔ یہ خودکشی ہوتی۔ امیر کا یہ فیصلہ معروف نہیں تھا اور اسلام کی تعلیم اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق نہیں تھا اور جنہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا تھا انہوں نے ٹھیک فیصلہ کیا اور جو لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار تھے وہ غلطی پر تھے اور امیر کا یہ حکم دینا بھی غلط تھا۔ یہ اصل بات ہے کہ جو فیصلہ قرآن کی تعلیم اور سنت کے برخلاف ہو وہ معروف نہیں اور ایسے فیصلہ سے انکار کرنا آپ کا حق ہے۔ لیکن جو فیصلہ قرآن اور سنت کے مطابق ہو اُس کی اطاعت کرنا آپ پر لازم ہے۔ ٹھیک ہے؟ اگر آپ کہیں کہ فلاں بات اچھی نہیں ہے اور فلاں بات درست نہیں ہے تو آپ خلیفہ وقت کو تحریر کریں۔ آپ اُن سے دریافت کریں کہ آپ ہمیں یہ حکم کیوں دے رہے ہیں؟ آپ ہمیں اس ارشاد یا ہدایت کی تعمیل کرنے کا کیوں حکم دے رہے ہیں جبکہ وہ غلط ہے اور قرآن اور سنت کے مخالف ہے۔ پھر خلیفہ وقت یا ثابت کرے گا کہ اُس کا فیصلہ صحیح تھا یا وہ اس بات کا اعتراف کرے گا کہ ٹھیک ہے تم صحیح ہو اور پھر وہ اُس فیصلہ کو واپس لے لے گا۔ لیکن آپ کو سوشل میڈیا پر غلط باتیں پھیلانے یا لوگوں کو گمراہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ٹھیک ہے؟

(This week with huzoor 11 march 2022)

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

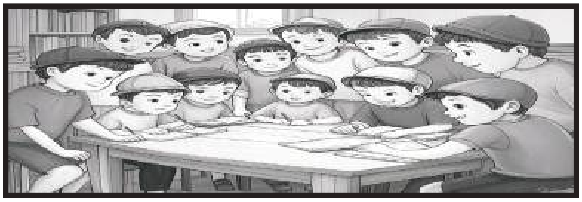

بزم اطفال

ننھا سائنس دان حمزہ اور سورج کی روشنی

ایک خوبصورت شہر میں ایک ذہین مگر شرمیلا سا لڑکا رہتا تھا، جس کا نام حمزہ تھا۔ حمزہ کو چیزیں کھول کر دیکھنے اور نئی نئی باتیں سیکھنے کا بہت شوق تھا۔ لیکن ایک چیز وہ ہر بار بھول جاتا تھا: اپنے اسکول کے سائنسی منصوبے پر وقت پر کام کرنا۔ ایک دن استاد نے اعلان کیا،

''بچّو! اس بار سائنس میلے میں آپ سب نے سورج کی روشنی سے متعلق ایک چھوٹا تجربہ تیار کرنا ہے۔''

سارے بچے خوش ہو گئے، مگر حمزہ نے سوچا، ''میں تو آخری دن کرلوں گا... ابھی تو بہت وقت ہے!''

وقت گزرتا گیا، اور حمزہ نے کچھ نہ کیا۔ میلہ آنے میں صرف تین دن رہ گئے۔ اس کے دل میں گھبراہٹ ہونے لگی۔ اس رات اس نے دعا کی:

''یا اللہ! میرا کام مکمل ہوجائے، مجھے سب کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔'' امی نے سن کر پیار سے کہا:

''بیٹا، دعا ضرور مانگو، مگر یاد رکھو کہ قرآن ہمیں سکھاتا ہے کہ ہر چیز اسباب کے ساتھ ہوتی ہے۔ تم بھی محنت کرو، اللہ برکت ڈال دے گا۔''

حمزہ نے سوچا، ''امی ٹھیک کہتی ہیں... اللہ نے تو خود دنیا میں اصول بنائے ہیں، میں بغیر محنت کیسے کامیاب ہوسکتا ہوں؟''

اگلے دن فجر کے بعد اس نے جلدی سے اپنا منصوبہ شروع کیا۔ اس نے سورج کی روشنی پر تجربہ بنایا جس میں ایک سادہ سا سولر اوون تیار کیا — جس میں سورج کی روشنی سے چیزیں گرم ہو سکتی تھیں۔

اس نے کارڈ بورڈ، ایلومینیم فوائل اور پلاسٹک شیٹ سے ایک چھوٹا سا ڈبہ بنایا۔ پھر قرآن کی یہ آیت لکھ کر چارٹ پر لگائی:

''اور ہم نے سورج کو روشنی اور حرارت کا ذریعہ بنایا۔'' (یونس: 6)

سائنس میلے کا دن آ گیا۔ ہال میں روشنی، شور اور بچوں کے جوش سے ماحول بھرا ہوا تھا۔ جب حمزہ کی باری آئی تو اس نے گھبرا کر بسم اللہ پڑھی اور صاف الفاظ میں بتایا کہ سورج کی روشنی نہ صرف زمین کو روشن کرتی ہے بلکہ حرارت بھی دیتی ہے، اور اسی حرارت سے کھانا گرم کیا جا سکتا ہے۔

استاد بہت متاثر ہوئے۔ نتیجہ میں حمزہ کا نام پکارا گیا: ''پہلا انعام — حمزہ احمد!''

حمزہ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ وہ دوڑ کر امی سے لپٹ گیا اور بولا:

''امی! میں کامیاب ہوگیا!''۔ امی نے مسکرا کر کہا: ''یہ دیکھو! جب دعا کے ساتھ کوشش ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے۔''

اس دن کے بعد حمزہ ہر کام وقت پر کرتا، تجربے بناتا اور دوسروں کو بھی بتاتا کہ

محنت اور دعا کے ساتھ ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے اور یوں ننھا حمزہ اپنے اسکول کا مشہور ''سائنس دان'' کہلانے لگا۔

REPORTS
From across India

ملکی رپورٹس

Zilai Badminton Competition

On 19/11/2025, Mahmoodabad, Kerang hosted the Zilai Badminton Competition organized by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Zila Khordha & Nayagarh (Odisha). The event highlighted teamwork, discipline, and the spirit of Khuddam, creating a day full of sportsmanship and brotherhood.

Waqar-e-Amal Across India

On various dates, Majalis across India conducted Waqar-e-Amal at Nangla Ghanu (UP), Mehmoodabad (Orissa), and Nunamai (Kashmir), demonstrating dedication, community service, and the commitment of Khuddam and Atfal in serving humanity with discipline and unity.

Public Waqar-e-Amal by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Kozhikode at Gandhi Park

On 30/11/2025, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Kozhikode Kerala conducted a public Waqar-e-Amal at Gandhi Park, Cherootty Road, with 12 Khuddam, 1 Tifl, and 1 Ansar participating. The program began at 7:00 AM with prayers led by Qaid Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Kozhikode and ended at 9:15 AM, followed by a shared breakfast, exemplifying unity, service, and community spirit.

walks during which the companions joined him and discussed religious matters.

Hazrat Syed Zia-ul-Haq Khanra Sahib records:

"Every day, after breakfast, we would accompany the Promised Messiahas on a walk. He used to walk extremely quickly to the extent that some who were accompanying him had to run."

(Register Rawayat Sahabara, Vol. 3, p. 57, [unpublished])

Hazrat Master Khalil-ur-Rahmanra narrates:

"Almost every day at around eight in the morning, the Promised Messiahas would leave for a walk with his companions. And Huzooras walked so fast that even the youth and children could not match Huzoor's pace and the scene was such that everyone would almost be running [to keep up]."

(Register Rawayat Sahabara, Vol. 4, p. 123, [unpublished])

Hazrat Musleh-e-Maudra narrated:

"Despite the fact he [the Promised Messiahas] was averse to the world, he was by no means lazy, rather he was extremely hard working and though he loved being alone, he would never be agitated by physical hard work.

"And many times, when he needed to travel, he would give the horse to the servant to go forth and would himself walk behind on foot for 20-25 Kos [Approximately 36-45 km] and reach his destination.

"In fact, he used to mostly travel on foot and hardly got on the horse and this habit of walking on foot continued until his old age. At more than 70 years of age, when he was suffering from some serious illnesses, he would go out for some fresh air almost every day and walk four to five miles and at times he would walk seven miles [at this age].

"He [the Promised Messiahas] would narrate that before old age he would sometimes leave for a walk before the morning salat […] and when would reach Wadala (a village approximately five and a half miles from Qadian on Batala road) it would be time for morning prayer [Fajr]."

(Sirat Hazrat Masih-e-Maud Az Hazrat Khalifatul Masih al-Sanira, pp. 23-24)

Hazrat Sheikh Yaqub Ali Irfanira relates:

"This habit of his of walking was so common that when travelling on trains, whenever he had to wait for a train, he would constantly walk on the platform."

(Hayat-e-Ahmad, Vol I. p. 75)

In another narration, Hazrat Sheikh Yaqub Ali Irfanira described how the Promised Messiahas would walk while spending time in the mosque:

"In the mosque, he would often continue to walk. He enjoyed walking – and while lost in thought – would walk so much that the floor on which he would walk on would flatten to the extent that it could be differentiated from the rest of the floor."

(Hayat-e-Ahmad, Vol. 1, p. 81)

https://www.alhakam.org/the-physical-exercise-practices-of-the-promised-messiah/

A habit of walking long distances, fast

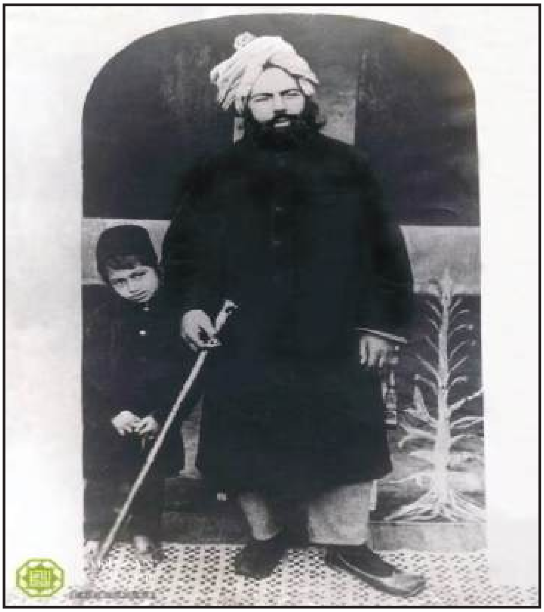

The Promised Messiahas was an avid walker and like the Holy Prophet[saw] of Islam, his pace was fast; those accompanying would often struggle to keep up. However, following his beloved Master, the Promised Messiahas held great dignity while walking at this pace as it was natural to him like it was natural to the Holy Prophetsa. A clear proof of this is that they didn't get out of breath while walking fast, even whilst talking during the walk!

Hazrat Abu Hurairahra reported:

"[…] Nor have I seen anyone faster in his gait than Allah's Messenger (Allah bless him and give him peace). The earth seemed to be folded up for him. We strenuously exerted ourselves [walking alongside him], while he was not subject to any stress."

(Ash-Shama'il Al-Muhammadiyah 122, The Walking of the Messenger of Allah, book 18, hadith 1)

Describing the gait of the Promised Messiahas, Hazrat Shaikh Muhammad Naseebra narrated:

"While walking, he would walk fast and only the person who walked quickly could keep up. He would speak while walking too but would not get out of breath. […]"

(Register Rawayat Sahabara, Vol. 15, pp. 29, [unpublished])

The Promised Messiahas was also known for being able to write while walking (Ibid) and even in his home, he would, at times, write while pacing from one end of the room to the other.

Hazrat Mirza Bashir Ahmadra MA writes:

"His most frequent exercise was walking which continued all his life. He would go for walks for miles on end and walked extremely fast."

(Silsila Ahmadiyya, Vol. 1, p. 9)

The Promised Messiahas would regularly go on walks after Fajr and at times would go in the evening too. Scores of narrations by his companions mention these morning

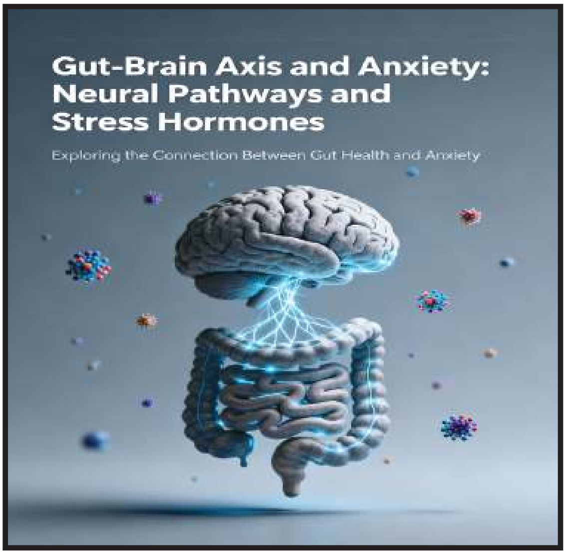

Why You Suddenly Feel the Urge to Poop When You're Anxious — The Science Behind It

Ever felt like running to the bathroom right before an exam, interview, or heated conversation? Don't worry — it's super common. And yes, science has a solid explanation for this awkward-but-real experience.

Your Gut and Brain Are Always Chatting

Your body has something called the gut–brain axis — basically a two-way communication line between your brain and intestines. The moment you feel anxious, your brain sends out stress signals. According to gastroenterologists, these hormones make your gut speed up almost instantly. That's why the urge comes so suddenly, sometimes within minutes.

Stress Hormones Kick Your Gut Into High Gear

When anxiety hits, your body releases chemicals like adrenaline and CRH (corticotropin-releasing hormone). Studies have shown that CRH increases colon activity and triggers strong contractions — the same kind that happen during diarrhea. A recent 2024 review in the Journal of Physiology explains that stress pushes food through the intestines much faster than usual. Since the colon doesn't get enough time to absorb water, you end up feeling that sudden, urgent need to go.

Why Does It Feel Immediate?

It's your body's survival mode. During "fight-or-flight," blood is diverted toward your muscles and away from digestion. This can cause cramping, loose motions, and the classic "I need to go NOW" moment. Think of it as your body trying to lighten the load quickly so you're ready to deal with the threat.

Who Feels It More?

People with high stress, anxiety, IBS, or those facing pressure-packed situations usually experience it more often. But even totally healthy people can get stress-related bathroom urges.

Can You Control It?

Yes. Deep breathing, staying hydrated, avoiding caffeine before stressful events, eating smaller meals, and practising relaxation techniques all help. If it becomes frequent, doctors suggest stress-management therapy or mild medication.

https://www.google.com/amp/s/www.indiatoday.in/amp/health/story/anxiety-
٢٦-١١-٢٠٢٥-٢٨٢٦١٣٤-gut-reaction-stress-hormones-bowel-urgency

with no regard for justice.

A similar issue arises in the case of a mother preventing her child from grabbing a glowing piece of charcoal. The child desires it intensely and suffers emotionally when denied, yet the mother knows that giving it to her would cause far greater harm. According to strict utilitarian logic, the child's immediate suffering could outweigh the mother's protective stance, making the "moral" choice unclear. Utilitarianism simply cannot account for deeper wisdom, long-term benefit, or justice.

What remains consistently absent in the utilitarian model is justice. In contrast, Islam teaches that morality originates from God Himself. God is the ultimate source of moral qualities—His attributes become the model for human conduct. We show grace because God is Gracious; we show mercy because God is Merciful. Divine revelation provides moral clarity:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ
الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩١﴾

—Holy Quran, 16:91

(Translation taken from Ahmadiyyat or the True Islam, p. 197).

Explaining this verse, Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad(ra) describes the three ascending stages of virtue. The first is 'Adl (justice)—treating others exactly as one would want to be treated. The second is Ihsaan (beneficence)—doing good beyond what the other has done. The third and highest stage is Eetaa'izil Qurbaa—doing good even when nothing has been done in return.

(Ahmadiyyat or the True Islam, p. 200–197).

This framework presents a moral system that is principled, balanced, realistic, and divinely inspired. It demonstrates that morality, at its core, cannot be invented by humans; it must come from God.

Thus, while the utilitarian model collapses under the weight of real-world moral dilemmas, Islam offers a clear, structured, and just moral code—one that uplifts humanity and ensures fairness. True morality is not a human creation; it is a divine gift.

Morality and Faith
Understanding the Link Between God and Goodness

Laeeq Ahmad Naik Murabbi silsila

Many atheists argue that we do not need God in order to live decent and moral lives. In presenting such claims, they set themselves as judges over God, implying the existence of a moral standard higher than God Himself. As a result, those who are already questioning religion often find this argument appealing at first glance.

Yet, this view contains a deep internal contradiction. Once God is removed from the picture, the very foundation of morality collapses. Without a divine anchor, there is no absolute moral compass, and any attempt to define right and wrong becomes subjective and ultimately meaningless.

Most who claim that morality can exist without God unknowingly rely on the utilitarian model of morality. This model asserts that actions producing happiness are moral, and those producing suffering are immoral. While it may sound appealing, its weaknesses are severe. As Dr. Austin explains:

"A standard objection to utilitarianism is that it could require us to violate the standards of justice. For example, imagine that you are a judge in a small town… Utilitarianism seems to require punishing the innocent in certain circumstances, such as these."

(https://www.psychologytoday.com/ca/blog/ethics-everyone/201506/whats-wrong-utilitarianism, Retrieved May 2019 ,23).

According to this reasoning, punishing an innocent person may be considered "moral" if it brings peace to the majority and reduces suffering—an unacceptable conclusion for any just society.

Another scenario often cited is that of gang rape. While the rape of a single victim by one perpetrator clearly causes immense suffering and minimal pleasure, utilitarianism faces a disturbing dilemma when many attackers are involved. As the number of perpetrators increases, so does their collective "pleasure," leading utilitarian logic to conclude that gang rape is less immoral than single-person rape. This exposes a horrific flaw in the system, reducing morality to calculations of utility

men, the Quran commands: "Treat your wives in the best manner" (4:20). When addressing women, Islam emphasizes cooperation, harmony, and respect in marriage. The Prophet(sa) summarised this balance beautifully when he said: "You have rights over your wives, and they have rights over you."

(Riyadhus Saliheen, The Book of Miscellany, hadith 276).

Similarly, the hadith calling women "deficient" is not a judgment on intelligence or value. It refers to legal and practical allowances—such as exemptions during menstruation or responsibilities related to motherhood—where Islam grants women concessions out of mercy. Motherhood is given special honour because mothers shape the next generation.

Men, meanwhile, bear the duty of providing and protecting. This division of roles fosters balance, not superiority. As Hazrat Mirza Tahir Ahmad(rh) explained: "the husband doesn't stop her, but will not have any share in whatever earning the lady makes"

(Question Answer session, March 3, 1986).

Thus, Islam is neither misogynistic nor misandrist. It presents a balanced system in which both genders are honoured, protected, and given rights and responsibilities suited to their nature—leading to strong families and peaceful societies.

H.A. GHOURI
9848955134
7013492780
GHOURI ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
Suppliers of All Spare Parts of Rolling Shutters Specialist in: Gear & Remote Shutters
SHOP NO 5-6, YERRAKUNTA, OPP. TOTAL GAZ PUMP,PAHADI SHAREEF ROAD HYDERABAD (T.S.)

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241
MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire
Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Islam and Gender Equality Context, Justice, and Responsibility

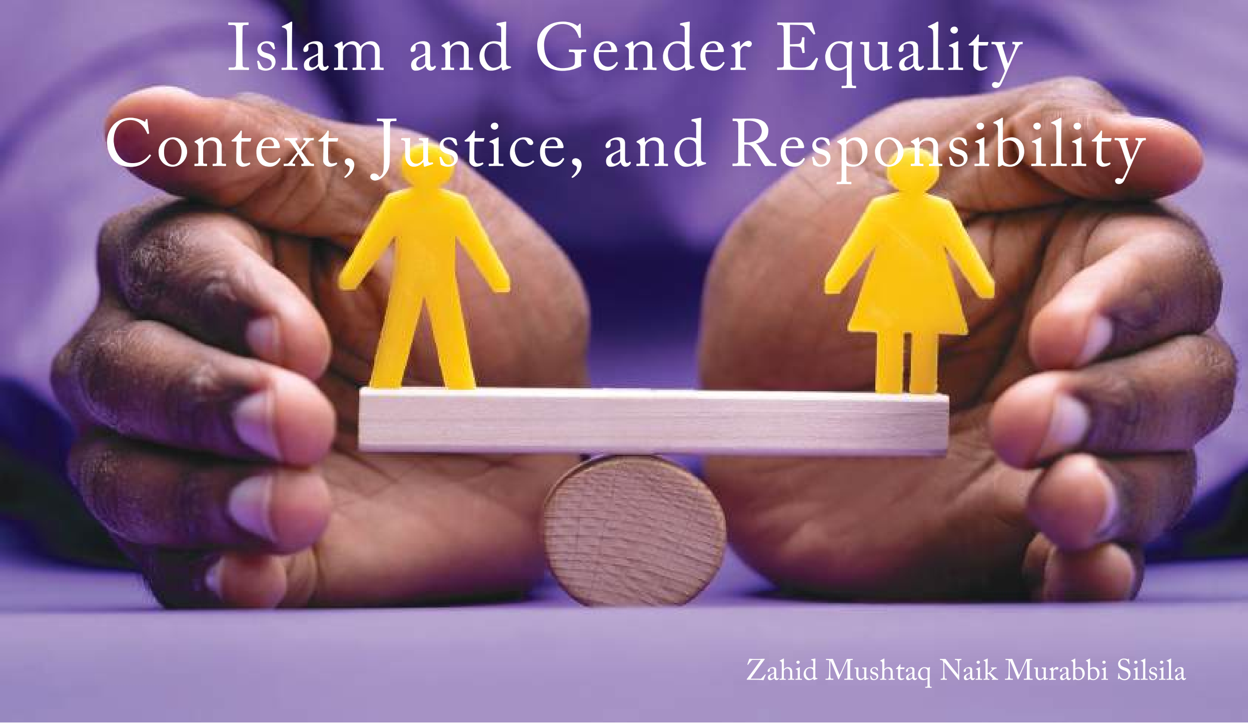

Zahid Mushtaq Naik Murabbi Silsila

The concept of equality is often misunderstood in the modern age. Regarding men and women in Islam, the idea that there is inherent inequality is incorrect. Allah states in the Holy Quran:

Surely, men who submit themselves to God and women who submit themselves to Him… (33:36).

This verse affirms that men and women hold equal spiritual status before God. The repetition of ten attributes shows how significant this matter is. If Islam considered men superior, such emphasis would not appear in the Quran.

Critics frequently point to inheritance laws, testimony, or certain ahadith where women are described as "deficient" or instructed to "obey" their husbands. These claims arise from isolating statements from their broader context. In fact, with selective reading, one might even argue that Islam favours women.

For example, a man asked the Holy Prophet(sa) who deserved his best treatment. The Prophet(saw) replied, "Your mother," three times before saying, "Your father."

(Al-Adab Al-Mufrad, Book of Parents, Chapter: Dutifulness to One's Father).

Another hadith states, "Paradise lies under the feet of the mother."

(Sunan An-Nasa'i, The Book of Jihad, Chapter: Concession Allowing One Who Has A Mother To Stay Behind: http:// sunnah.com/nasai/25/20).

Read superficially, these narrations might lead someone to accuse Islam of favouring women over men.

Such conclusions arise from misunderstanding. When addressing

that true peace belongs to the one who seeks comfort in Allah, for He is the Companion Who never abandons.

Dhikr

The Qur'an states, "Surely, in the remembrance of Allah do hearts find comfort." (13:29)

Remembrance of Allah purifies the heart from emptiness that worldly distractions cannot heal.

Congregational Prayer

Mosques serve as centres of community life. Regular attendance creates routine, social connection and emotional support.

Service to Humanity

Helping others reduces loneliness by building meaningful bonds. Visiting the sick, assisting neighbours and community volunteering all strengthen companionship.

The Jamaat's Community Structure

A Practical Model

Ahmadiyyat, under the blessed institution of Khilafat, offers a practical system that directly combats loneliness. Every Ahmadi becomes part of a global family that provides spiritual support, social interaction and collective purpose.

Auxiliary Organisations

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya, Lajna Imaillah, Ansarullah, Atfal, Nasirat and Waqifeen-e-Nau regularly conduct:

Educational programs

Tarbiyyat classes

Social gatherings

Sports, workshops and service projects

These activities ensure companionship at every stage of life.

Khilafat

The Bond of Unity

Khilafat is the living embodiment of the Qur'anic command "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ".

Love for Khilafat unites Ahmadis across languages and cultures, providing a sense of belonging that transcends borders.

Local Jamaat Life

Regular mosque programs, study circles, tabligh initiatives, ijtemas, waqf-e-arzi and community events create healthy interactions that protect individuals from emotional isolation.

Conclusion

The modern world suffers from silent loneliness, but Islam offers a complete solution: spiritual anchoring through prayer and remembrance, and social support through brotherhood and community. Ahmadi Muslims, blessed with Khilafat and a global spiritual family, are uniquely positioned to overcome loneliness in their own lives and help others do the same. By strengthening our relationship with Allah and actively participating in Jamaat life, we transform isolation into companionship and emptiness into spiritual fulfilment.

The Crisis of Loneliness in the Modern World Islam's Spiritual Remedies and Jamaat's Model of Community

Fuaad Ahmad Nasir Professor Jamia Ahmadiyya

Loneliness has become one of the most widespread and silent crises of our age. Despite unprecedented digital connectivity, many people feel emotionally distant and spiritually unanchored. Social media has expanded communication but has weakened companionship. Families sit together but remain absorbed in separate screens. The world is louder, yet hearts feel more isolated.

A Modern Paradox

The digital age has connected continents but disconnected individuals. Studies now describe loneliness as a global epidemic that affects mental health, physical well-being and family stability. Human beings were created for companionship, but today's fast-paced environment often offers attention without affection and visibility without true connection

The Qur'anic Vision of Brotherhood

Islam addresses loneliness by establishing a model of society built on compassion and mutual care. The Holy Qur'an declares:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

"Surely, believers are brothers."

(49:11)

This verse is a direct command to cultivate bonds of empathy and unity. In the Qur'anic vision, the believer is never alone; he belongs to a spiritual family rooted in mutual love and support.

The Holy Prophet Muhammad ﷺ created a community where emotional and social ties were foundational. He said, "A believer to another believer is like a building whose parts support each other."

(Bukhari)

This framework of brotherhood is the first and most powerful remedy to isolation.

Spiritual Anchoring: Islam's Remedy for Inner Emptiness

Loneliness is not only social; it is also spiritual. Islam provides practices that fill the heart with peace and restore a sense of companionship with the Divine.

Prayer

A sincere relationship with Allah removes the deepest sense of isolation. The Promised Messiah عليه السلام explains

path. For, the coming of trials is essential so that God may try you to see who is true in his declaration of Bai'at and who is false. Whoever falters in the face of a trial would do no harm to God whatsoever and ill-luck would only land him in hell. Were he not born, it would have been better for him. But all those who remain steadfast till the end—they will be shaken with quakes of calamities, and battered with storms of misfortune, ridiculed and mocked by people, and hated and reviled by the world—shall at last come out victorious. And doors of Blessings shall be thrown open for them. God addressed me and said that I should inform my Jama'at that those who believe and their belief is not adulterated with worldly considerations and is free from hypocrisy and cowardice and is not found wanting at any stage of obedience, such people are the favourites of God. And God says that indeed these are the ones whose station is that of Truth.'

(The Will, [Al-Wasiyyat] pp. 11-12)

His Holiness(aba) said that we must strive to become those who benefit from the blessings which the Promised Messiah(as) gave us the glad tidings of. We must do this by honouring the unity of God in every facet of our lives, by showing compassion to humanity, by ridding our hearts of malice and rancour, by treading upon righteousness, by protecting our faith, by exhibiting complete obedience and by progressing in our faith. May Allah enable us to do so and enable everyone to be ready for any sacrifice to preserve and protect the institution of Khilafat. May we see that time when the banner of God's unity flies high in the world and people flock towards the servitude of the Holy Prophet(sa).

Funeral Prayers

His Holiness(aba) said that he would lead two funeral prayers of the following:

Dr Col Pir Muhammad Munir who used to be an administrator of the Fazl-e-Omar hospital in Rabwah. He was a convert to Ahmadiyyat and his parents later accepted Ahmadiyyat as well upon seeing his good character. He served the Community in various capacities, including as a general physician and administrator of the Fazl-e-Omar hospital. His period of service spanned 19 years. He fulfilled his life devotion with true loyalty. He was regular in offering prayers and was devoted to his faith. He had a bond of love with Khilafat and advised his children to write to the Khalifa. He is survived by his wife, three sons and grandchildren. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant him forgiveness and mercy.

Salima Zahid wife of Samiullah Zahid of Canada. She is survived by her husband, a daughter and three sons. One of her sons is Ataul Momin Zahid, a professor at Jamia Ahmadiyya UK. She taught many children the Holy Qur'an and many non-Ahmadis even attested that she taught their children the Holy Qur'an. She possessed many great qualities and was devoted to her faith. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant her forgiveness and mercy.

Summary prepared by The Review of Religions

People around the world attest that the words of the Khalifa seem as if they have been curated to each of their individual circumstances, and they attest that Khilafat has caused them to become united. These are people from Africa, Turkey, Russia, etc., who write letters to the Khalifa. Hence, it is wrong to think that what the Khalifa says is limited to Pakistanis or those in Europe. Letters from around the world attest that people are benefiting and reforming themselves through the words of the Khalifa. These days, through the series of sermons on Islamic history, people are benefiting and finding examples which they implement in their lives in order to benefit and better themselves. Hence, Ahmadis in 214 countries around the world are united under Khilafat.

His Holiness(aba) said that God has also established Zakat as a condition for Khilafat, which also includes other forms of financial sacrifices and contributions. Ahmadis around the world offer financial sacrifices, and through the institution of the Community and Khilafat, these financial sacrifices help people worldwide. People try to persuade Ahmadis to leave Ahmadiyyat because supposedly, they do not follow the true Islam. However, even new converts respond saying that the Ahmadiyya Community serves humanity, establishes schools, hospitals, takes care of the poor, etc., among many other things, and if anyone does follow the true Islam, then it is Ahmadis. This is all due to the blessings of Khilafat.

The World's Salvation Lies in Becoming Attached to Khilafat

His Holiness(aba) said there are certain places in the world where Ahmadis are facing grave difficulties, such as Bangladesh, some Arab countries, some African countries, Pakistan and other places like Palestine where the entire nation is being subjected to grave cruelties. His Holiness(aba) prayed for ease for the Palestinians. In any case, the Ahmadis who see such cruelties do not waver in their faith but remain resolute. Those associated with Khilafat must pledge to save the world from destruction, and in this effort, strive to bring the world to God. This requires remaining prepared to offer any sacrifice and also establishing a bond with God at a personal level. When one does this, not only will they help save the world, but they will also be saving their own progeny and themselves from the calamities of the world. Remember that the world's salvation lies in becoming attached with Khilafat.

His Holiness(aba) quoted the Promised Messiah(as) who says:

'Don't think that God will let you go to waste. You are the seed which the Hand of God has sown in the earth. God says that this seed will grow and flower and its branches will spread in all directions and it will become a huge tree. So, blessed is one who believes in what God says and does not fear the trials, which he suffers in His

has only ever continued to grow. Even when the Khalifa of the time had to leave Pakistan, the Community's progress did not cease; rather, Khilafat took on a unique lustre, and the Community has progressed by leaps and bounds.

His Holiness(aba) said that today, during the era of the fifth Khilafat, though there has been much opposition and many martyrdoms, people's faith cannot be shaken, and whilst they remain firm in their faith, the Community continues to spread. Now it has spread to about 214 countries around the world. People all around the world are strongly devoted to Ahmadiyyat and Khilafat. Take, for example, the families of the martyrs from Dori in Burkina Faso, who remained steadfast in their faith and did not waver in the face of death. Their families have remained steadfast in faith, and express that they too are prepared to offer their lives if so necessary in order to preserve and protect the institutions of Khilafat. They express such love for Khilafat, which is astounding.

His Holiness(aba) said that when he visited Africa, people whom he had never met before would meet him with such passion and emotion as cannot be described. They would weep as they met him, despite never having known him before. This was only due to the love of Khilafat.

Purify Yourself from All Forms of Shirk

His Holiness(aba) said that another condition stipulated by God for Khilafat is to avoid committing shirk, associating partners with God. Even pride and arrogance can take the form of shirk. If we want to truly reap the blessings of Khilafat, then we must purify ourselves from all forms of shirk. When office bearers abandon their own pride and egos, then they will become beneficial for the Community, and they will be those who work solely for the pleasure of Allah. Similarly, another condition is that they offer their prayers, and remain obedient to the commandments of God and His Messenger (sa). Hence, it must be remembered that the promise of Khilafat is for those who show complete obedience. This means that establishing prayer is also of paramount importance for anyone who wishes to benefit from Khilafat and remain attached to it.

The Khalifa's Words Benefit Everyone

His Holiness(aba) said that once, whilst explaining what it means to establish prayer, the Second Caliph(ra) said that the best form of prayer in the Friday prayer is when the Imam delivers a sermon and imparts guidance. It is a time when people come together and are united, and everyone turns in the same direction, towards the Khalifa as he speaks. Today, through MTA (Muslim Television Ahmadiyya), the Khalifa's sermon is broadcast throughout the world, where people intently watch and listen to what the Khalifa is saying and implement his words in their lives.

Muslim Community, Khilafat will turn into a worldly leadership. However, Allah has promised and the Holy Prophet(sa) foretold that the Khilafat will remain a spiritual Khilafat until the Day of Judgement. Never will there be a time when it can be said that the Khilafat has turned into a monarchy, as some mischief mongers seek to purport. This will never happen. This concept was also strongly opposed by the Second Caliph, Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad(ra), who said that so long as righteousness and piety remain in the Community, Khilafat will never turn into a monarchy. There was a time when Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) considered whether there could possibly be a time when the Khilafat would turn into a monarchy, but when the Second Caliph(ra) rectified this notion, Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) abandoned his own thought, as though it never existed, because the Khalifa had now explained the matter. This is true loyalty to Khilafat.

Blessings of Caliphate Remain With Those Who Are Obedient

His Holiness(aba) said that the Khalifa prays and wakes up at night to pray for his Community. Is there any king who does this? Allah has promised that Khilafat will be given to those who obey Allah and His Messenger (sa). Hence, we must continue to adhere to this. If not, then those people will become removed from Khilafat; however, this promise of God can never be averted. Hence, as stipulated by God, faith and good deeds are precursors to being true believers, which is the standard required to be of those who benefit from Khilafat. History shows that the Rightly Guided Khilafat remained among the Muslims so long as they were obedient. When they abandoned obedience, then they became bereft of Khilafat. This shows that if we wish to continue receiving the blessings of Khilafat, then we must remain attached to it and remain ever obedient to Khilafat.

His Holiness(aba) said that God Almighty Himself draws the hearts to Khilafat. We witness that in every era, from the First Caliph, Hazrat Hakim Mauvli Nooruddin(ra), the Second Caliph, Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad(ra), the Third Caliph, Hazrat Mirza Nasir Ahmad(rh), the Fourth Caliph, Hazrat Mirza Tahir Ahmad(rh) and now during the Fifth Khilafat, God has manifested His magnificent help for the Caliphs and has drawn hearts towards them. Such examples are unparalleled.

His Holiness(aba) said that those who remain attached to the Community and Khilafat witness countless blessings. Though the opponents continue their cruelties against the Ahmadiyya Muslim Community, its members are resolute in their faith, and nothing can deter them. No matter the opposition, especially in places like Pakistan, the progress of Ahmadiyyat has never ceased and the Community

disciples scattered, and even one of them apostatised.

So dear friends! Since it is the Sunnatullah [practice of Allah], from time immemorial, that God Almighty shows two Manifestations so that the two false joys of the opponents be put to an end, it is not possible now that God should relinquish His Sunnah of old. So do not grieve over what I have said to you; nor should your hearts be distressed. For it is essential for you to witness the second Manifestation also, and its Coming is better for you because it is everlasting, the continuity of which will not end till the Day of Judgment. And that second Manifestation cannot come unless I depart.

But when I depart, God will send that second Manifestation for you which shall always stay with you just as promised by God in Barahin-e-Ahmadiyya. And this promise is not for my person. Rather, the promise is with reference to you, as God [addressing me] says: I shall make this Jama'at who are your followers, prevail over others till the Day of Judgment. Thus, it is inevitable that you see the day of my departure, so that after that day, the day comes which is the day of everlasting promise. Our God is He Who keeps His promise and is Faithful and is the Truthful God. He shall show you all that He has promised. Though these days are the last days of this world and there are many a disaster waiting to happen, yet it is necessary that this world continues to exist until all those things about which God has prophesied come to pass. I came from God as a Manifestation of Divine Providence, and I am a personification of His Power. And after I am gone, there will be some other persons who will be the manifestation of the second Power [of God]. So, while waiting for the second Manifestation of His Power, you all together keep yourselves busy praying. And let a Jama'at of righteous people, one and all, in every country keep themselves busy in prayers so that the second Manifestation may descend from the Heaven and show you that your God is such a Mighty God.' (The Will [Al-Wasiyyat], pp. 5-8)

Unity Established Through Caliphate

His Holiness(aba) said that in telling people around the world to pray, the Promised Messiah(as) made a prophecy that Ahmadiyyat would spread around the world. Today we see this to be the reality, with Ahmadis all around the world who are attached and devoted to Khilafat. It was also witnessed at the time of the election of the fifth Khilafat, how the world came together, and so too will it continue to happen. Hence, we must continue to remain attached to Khilafat and remain prepared to offer any sacrifice for maintaining the institution of Khilafat.

His Holiness(aba) said that some people think that even within the Ahmadiyya

remained silent.

His Holiness(aba) said that in accordance with this prophecy, with the advent of the Promised Messiah(as), a new era for the revival of Islam began, and after him, the institution of Khilafat was established.

His Holiness(aba) said that in the verses he recited, God clearly promised the Muslims that Khilafat would be established among them. After the Holy Prophet(sa), the Rightly Guided Khilafat remained for 30 years. But Khilafat was not to remain just for 30 years, rather as the Holy Prophet(sa) said that after periods of tyrannical and despotic rulerships, a lasting Khilafat would be established in the era of the Promised Messiah(as). This promise of Khilafat comes with the condition that we will remain attached to it. So long as we remain attached to Khilafat, we will continue to reap the blessings of Allah. However, this too requires the fulfilment of certain conditions as outlined by God in the Holy Qur'an.

His Holiness(aba) quoted the Promised Messiah(as) who writes:

'Thus, He [Allah Almighty] manifests two kinds of Power. First, He shows the Hand of His Power at the hands of His Prophets(as) themselves. Second, when with the death of a Prophet(as), difficulties and problems arise and the enemy feels stronger and thinks that things are in disarray and is convinced that now this Jamaat will become extinct and even members of the Jama'at, too, are in a quandary and their backs are broken, and some of the unfortunate ones choose paths that lead to apostasy, then it is that God for the second time shows His Mighty Power and supports and takes care of the shaken Jamaat. Thus, one who remains steadfast till the end witnesses this miracle of God. This is what happened at the time of Hazrat Abu Bakr Siddiq(ra), when the demise of the Holy Prophet(sa) was considered untimely and many an ignorant Bedouin turned apostate. The Companions(ra) of the Holy Prophet(sa), too, stricken with grief, became like those who lose their senses. Then Allah raised Abu Bakr Siddiq(ra) and showed for the second time the manifestation of His Power and saved Islam, just when it was about to fall, and fulfilled the promise which was spelt out in the verse:

"That is, after the fear, We shall firmly re-establish them."

That is also what happened at the time of Moses(as), when he died on his way from Egypt to Kin'an before taking the Israelites to the intended destination in accordance with the promise. At his [Moses's] death Israelites were plunged into deep mourning. It is written in Torah that with the grief at this untimely death and sudden departure of Moses(as), the Israelites wept for forty days. The same happened with Christ(as). At the time of the incident of the Crucifixion, all his

Muhammad (sa): The Great Exemplar

'The World's Salvation Lies in Becoming Attached to Khilafat'

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) on 30th May 2025 at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) recited the following verses of the Holy Qur'an:

'And they swear by Allah their strongest oaths that, if thou command them, they will surely go forth. Say, "Swear not; what is required is actual obedience in what is right. Surely, Allah is well aware of what you do." Say, "Obey Allah, and obey the Messenger." But if you turn away, then upon him is his burden, and upon you is your burden. And if you obey him, you will be rightly guided. And the messenger is not responsible but for the plain delivery of the Message. Allah has promised to those among you who believe and do good works that He will surely make them Successors in the earth, as He made Successors from among those who were before them; and that He will surely establish for them their religion which He has chosen for them; and that He will surely give them in exchange security and peace after their fear: They will worship Me, and they will not associate anything with Me. Then whoso is ungrateful after that, they will be the rebellious. And observe Prayer and give the Zakat and obey the Messenger, that you may be shown mercy.' (The Holy Qur'an, 24:54-57)

The Foretold Era of Caliphate

His Holiness(aba) said that it has been 117 years since the establishment of Khilafat (Caliphate) in the Ahmadiyyat Muslim Community. It was initiated in 1908 in accordance with the promises of God and the Holy Prophet(sa). Ahmadis are fortunate to be part of a system which was foretold by God, that with the advent of the Messiah and Mahdi, there would be an era of Islam's revival would begin within which there would also be Khilafat, as clearly prophesied by the Holy Prophet(sa).

His Holiness(aba) said that according to Hadith, the Holy Prophet(sa) said that prophethood will remain established among you as long as Allah the Almighty wills, then He will bring about its end and follow it with Khilafat on the precepts of Prophethood. Following this, Allah the Almighty will remove this blessing as well whenever He pleases. Then, in accordance with His decree, a tyrannical monarchy. When this comes to an end, something even worse in the form of monarchical despotism would follow it until Allah wills, and then He will remove it. Thereafter, Khilafat on the precepts of prophethood will be established, and after saying this, the Holy Prophet(sa)

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کیرالہ کے خدام کی وقار عمل کرتے ہوئے تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے اراکین گورداسپور میں منعقد بلڈ ڈونیشن کیمپ میں حصہ لیتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ ورنگل Tri-City Half Marathon میں حصہ لیتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ کیرنگ اُڈیشہ کی مجلس عاملہ کی میٹنگ کی ایک تصویر

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد تیلنگانہ کی طرف سے ریفریشر کلاس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ چنئی تامل ناڈو نے OLD AGE HOME میں کھانا تقسیم کیا

Volume 8 DECEMBER 2025 CE Issue 12

Monthly MISHKAT Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

Published on 12th December 2025

Chairman & Editor
Niyaz Ahmad Naik
Manager: Mudassir Ahmad Ganai

Registered with Registrar
of Newspapers of India at
PUNBIL/2017/74323Postal
Registration No. GDP-046/2024-26

Annual Subscription:
$220 (20/Copy) By Air
$50 Weight : 40-100
gms/issue

PH: +91-1872-220139 Email: mishkatqadian@gmail.com